Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ 42

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

28 محرم 1439 ہجری قمری ● 19 اخاء 1396 ہجری شمسی ● 19 اکتوبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13 اکتوبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

کیسا قادر ہمارا خدا ہے اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اُس کی کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی اور کیا بد نصیب وہ لوگ ہیں جو اس ذوالعجائب خدا پر ایمان نہیں لائے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۸۲-بیاسی واں نشان-یہ پیشگوئی ہے جو بارہا میرے رسالوں میں درج ہو چکی ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ اِنَّہٗ اٰوَی الۡقَرۡیَۃَ یعنی خدا اس طاعون کو اس قوم سے دُور نہیں کرے گا اور اپنا ارادہ نہیں بدلائے گا جب تک لوگ اپنے دلوں کی حالت نہ بدلا لیں اور خدا انجام کار اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لے گا۔اور فرمایا کہ لَوۡلَا الۡاِکۡرَامُ لَھَلَکَ الۡمَقَامُ یعنی اگر میں تمہاری عزت کا پاس نہ کرتا تو میں اِس تمام گاؤں کو ہلاک کر دیتا اور اُن میں سے ایک بھی نہ چھوڑتا اور فرمایا وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمۡ وَاَنۡتَ فِیۡہِمۡ اور خدا ایسا نہیں ہے کہ ان سب کو عذاب سے ہلاک کر دیتا حالانکہ تو انہیں میں رہتا ہے۔یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ اِنَّہٗ اٰوَی الۡقَرۡیَۃَ اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کسی قدر عذاب کے بعد اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لے گا۔یہ معنی نہیں ہیں کہ ہرگز اس میں طاعون نہیں آئے گی۔اٰوٰی کا لفظ عربی زبان میں اُس پناہ دینے کو کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی حد تک مصیبت رسیدہ ہو کر پھر امن میں آجاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی یعنی خدا نے تجھے یتیم پایا اور یتیمی کے مصائب میں تجھے مبتلا دیکھا پھر پناہ دی۔اور جیسا کہ فرماتا ہے اٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ یعنی ہم نے عیسیٰ اور اُس کی ماں کو بعد اس کے جو یہودیوں نے اُن پر ظلم کیا اور حضرت عیسیٰ کو سُولی دینا چاہا ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو پناہ دی اور دونوں کو ایک ایسے پہاڑ پر پہنچا دیا جو سب پہاڑوں سے اونچا تھا یعنی کشمیر کا پہاڑ جس میں خوش گوار پانی تھا اور بڑی آسائش اور آرام کی جگہ تھی اور جیسا کہ سورۃ الکہف میں یہ آیت ہے فَاۡوٗۤا اِلَی الۡکَہۡفِ یَنۡشُرۡ لَکُمۡ رَبُّکُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِہٖ الجزو نمبر ۱۵ سورہ کہف یعنی غار کی پناہ میں آجاؤ اِس طرح پر خدا اپنی رحمت تم پر پھیلائے گا۔یعنی تم ظالم بادشاہ کی ایذا سے نجات پاؤ گے۔غرض اٰوٰی کا لفظ ہمیشہ اُس موقعہ پر آتا ہے جب ایک شخص کسی حد تک کوئی مصیبت اُٹھا کر پھر امن میں داخل کیا جاتا ہے۔یہی پیشگوئی قادیان کی نسبت ہے چنانچہ صرف ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی بعد اس کے کم ہوتی گئی یہاں تک کہ اب کے سال میں ایک شخص بھی قادیان میں طاعون سے نہیں مرا۔حالانکہ اردگرد صدہا آدمی طاعون سے فوت ہو گئے۔

۸۳-تراسی واں نشان-ایک دفعہ میں اپنے اُس چوبارہ میں بیٹھا ہوا تھا جو چھوٹی مسجد سے ملحق ہے جس کا نام خدا تعالیٰ نے بیت الفکر رکھا ہے اور میرے پاس میرا ایک خدمتگار حامد علی نام، پیر دبا رہا تھا اتنے میں مجھے الہام ہوا تَرٰی فَخۡذًا اَلِیۡمًا یعنی تو ایک دردناک ران دیکھے گا۔میں نے حامد علی کو کہا کہ اس وقت مجھے یہ الہام ہوا ہے۔اُس نے مجھے یہ جواب دیا کہ آپ کے ہاتھ پر ایک پُھنسی ہے شاید اسی کی طرف اشارہ ہو۔میں نے اُس کو کہا کہ کُجا ہاتھ اور کُجا ران۔یہ خیال بیہودہ اور غیر معقول ہے اور پُھنسی تو درد بھی نہیں کرتی اور نیز الہام کے یہ معنی ہیں کہ تو دیکھے گا نہ کہ اب دیکھ رہا ہے۔بعد اس کے ہم دونوں چوبارہ پر سے اُترے تا بڑی مسجد میں جا کر نماز پڑھیں اور نیچے اُتر کر میں نے دیکھا کہ دو شخص گھوڑے پر سوار میری طرف آ رہے ہیں۔دونوں بغیر کاٹھی کے دو گھوڑوں پر سوار تھے اور دونوں کی عمر بیس برس سے کم تھی۔وہ مجھے دیکھ کر وہیں ٹھہر گئے اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ میرا بھائی جو دوسرے گھوڑے پر سوار ہے درد ران سے سخت بیمار ہے اور سخت لاچار ہے اس لئے ہم آئے ہیں کہ آپ اِن کے لئے کوئی دوا تجویز کریں۔تب میں نے حامد علی کو کہا کہ الحمد للہ کہ میرا الہام اس قدر جلد پورا ہوا کہ صرف اسی قدر دیر لگی کہ جس قدر زینہ پر سے اُترنے میں دیر لگی ہے۔شیخ حامد علی اب تک موجود ہے جو موضع تھہ غلام نبی کا باشندہ ہے اور ان دنوں میرے پاس ہے۔کوئی شخص دوسرے کے لئے اپنے ایمان کو ضائع نہیں کر سکتا بلکہ اگر درمیان تعلق مریدی کا ہو اور کوئی شخص اپنے مرید کو یہ کہے کہ میں نے اپنے لئے ایک جھوٹی کرامت بنائی ہے تُو میرے لئے گواہی دے، تب وہ اپنے دل میں ضرور کہے گا کہ یہ تو ایک مکار اور بد آدمی ہے۔مَیں نے ناحق اِس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے۔اِسی طرح جس قدر میں نے اِس رسالہ میں پیشگوئیاں لکھی ہیں ہزارہا مرید میرے اُن کی سچائی کے گواہ ہیں۔ایک جاہل کہے گا کہ مرید کی گواہی کا کیا اعتبار ہے میں کہتا ہوں کہ اس گواہی جیسی اور کوئی گواہی ہی نہیں کیونکہ یہ تعلق محض دین کیلئے ہوتا ہے اور انسان اُسی کا مرید بنتا ہے جس کو اپنی دانست میں تمام دنیا سے زیادہ پارسا طبع اور متقی اور راست گو خیال کرتا ہے پھر جب مرشد کا یہ حال ہو کہ صدہا جھوٹی پیشگوئیاں اپنی طرف سے تراش کر مریدوں کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے کہ میرے لئے جھوٹ بولو اور کسی طرح جھوٹ بول کر مجھے ولی بنا دو، اُس کو کیونکر اُس کے مرید نیک آدمی کہہ سکتے ہیں اور کیونکر دل و جان سے اُس کی خدمت کر سکتے ہیں۔اُس کو تو ایک شیطان کہیں گے اور اُس سے بیزار ہو جائیں گے اور میں تو ایسے مرید پر لعنت بھیجتا ہوں جو میری طرف جھوٹی کرامتیں منسوب کرے اور ایسا مرشد بھی لعنتی ہے جو جھوٹی کرامتیں بناوے۔

۸۴-نشان-۵ اگست ۱۹۰۶ء کو ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا میرا بے حس ہو گیا اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی اور چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھی تھیں اس لئے مجھے خیال گذرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں ساتھ ہی سخت درد تھی۔دل میں گھبراہٹ تھی کہ کروٹ بدلنا مشکل تھا۔رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا تو مجھے شماتت اعداء کا خیال آیا مگر محض دین کے لئے نہ کسی اور امر کے لئے۔تب میں نے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ موت تو ایک امر ضروری ہے مگر تو جانتا ہے کہ ایسی موت اور بے وقت موت میں شماتتِ اعداء ہے تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ-اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡزِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔یعنی خدا ہر چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رُسوا نہیں کیا کرتا۔پس اُسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اس وقت بھی دیکھ رہا ہے کہ میں اُس پر افترا کرتا ہوں یا سچ بولتا ہوں کہ اس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آ گئی اور پھر یک دفعہ جب آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ مرض کا نام و نشان نہیں رہا تمام لوگ سوئے ہوئے تھے اور میں اُٹھا اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں تب مجھے اپنے قادر خدا کی قدرت عظیم کو دیکھ کر رونا آیا کہ کیسا قادر ہمارا خدا ہے اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اُس کی کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی اور کیا بد نصیب وہ لوگ ہیں جو اس ذوالعجائب خدا پر ایمان نہیں لائے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 243 تا 246)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

معجزات ونشانات سے بھرپور
حضور انور کا بابرکت تاریخی سفر کینیڈا-۲۰۱۶

پچھلے شمارہ میں ہم نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے گزشتہ سال کے کینیڈا کے بابرکت اور تاریخی سفر کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کیا تھا۔ اِس شمارہ میں ہم اِسی بابرکت سفر میں رونما ہونے والے ایک اَور ایمان افروز نشان کا ذکر کرتے ہیں۔ مورخہ 7، 8 اور 9 ر اکتوبر کو کینیڈا کا جلسہ سالانہ تھا۔ جلسہ میں شمولیت اور حضور انور کے دیدار و ملاقات کی سعادت پانے کیلئے تقریباً دوسو سیرین احمدی بھی حاضر تھے۔ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب عربک ڈیسک یُو.کے. لکھتے ہیں :

یہ دَورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے وہاں پر قیام جماعت کو پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے وہاں پر بعض مساجد کا افتتاح تھا اور تیسرے وہاں پر دوصد کے قریب سیرین احمدی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو بالمشافہ نہیں دیکھا تھا۔ کینیڈا میں ہجرت کر کے پہنچنے والے ان سیرین احمدیوں میں سے اکثریت نومبائعین کی ہے جنہوں نے mta کے ذریعہ خلیفہ وقت کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ جب انہیں ملکی حالات کی خرابی کے باعث اپنے ملک سے ہجرت کر کے قریبی ممالک میں پناہ لینی پڑی تو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ کسی روز کینیڈا منتقل ہو جائیں گے اور وہاں پر ان کی زندگی کا انمول خواب پورا ہو جائے گا۔ اِس وقت تک کینیڈا شفٹ ہونے والے سیرین احمدیوں کی اکثریت ترکی میں پناہ گزین تھی جبکہ بعض فیملیز غانا یا مصر کی طرف ہجرت کر گئی تھیں اور وہاں سے کینیڈا پہنچی تھیں۔ خلیفۂ وقت کی خاص شفقت اور عنایت تھی کہ ہیومنٹی فرسٹ کے ذریعہ ان احباب کو کینیڈا منتقل کرنے کی کوشش کی گئی جو کامیاب ہوئی۔ اس لحاظ سے ان احباب کے دلوں میں اپنے محسن خلیفہ سے ملاقات کا شوق دوچند ہو گیا تھا۔ گزشتہ سال کے دوران یہ احباب کینیڈا پہنچ کر سیٹل ہو چکے تھے۔ پھر جب انہیں خلیفہ وقت کے وہاں تشریف لانے کی اطلاع ملی تو ان کی خوشی دیدنی تھی۔ (دیکھئے مضمون ’’مصالح العرب‘‘ بدر 19 جنوری 2017، صفحہ 10)

مورخہ 11 ر اکتوبر 2016 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Maple سے سکاربرو (Scarborough) کیلئے روانہ ہوئے۔ شہر سکاربرو میں مسجد بیت العافیت کے افتتاح کی تقریب تھی۔ سکاربرو میں احباب جماعت نے حضور انور کا پُرجوش استقبال کیا۔ حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دُعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے تھے جہاں خواتین نے حضور انور کا دیدار کیا۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن لکھتے ہیں:

’’جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ کی مارکی سے باہر تشریف لائے تو ایک طرف ایک سیرین احمدی دوست مکرم فراس شعلان صاحب کی فیملی کھڑی تھی۔ فراس شعلان صاحب نے 2010 میں بیعت کی تھی اور فروری 2016 میں یہ فیملی سمیت کینیڈا آ گئے۔ ان کی حضور انور کے ساتھ 9 ر اکتوبر 2016 کو پہلی فیملی ملاقات تھی لیکن یہ میاں بیوی ہی آئے تھے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بچوں کو کیوں لیکر نہیں آئے تو انہوں نے بتایا کہ ان کی بچی ذہنی مریضہ ہے جو بہت شور کرتی ہے جس کی وجہ سے اپنے سب بچوں کو ہی ساتھ نہیں لا سکے۔ یہ فیملی سکاربرو میں رہتی ہے۔ حضور انور نے انہیں فرمایا تھا کہ مَیں نے وہاں سکاربرو میں مسجد کے افتتاح کیلئے آنا ہے تو آپ اپنے بچوں کو وہیں لے آئیں۔ چنانچہ آج یہ فیملی اپنے بچوں کو لیکر آئی ہوئی تھی۔ حضور انور ازراہ شفقت اس فیملی کے پاس تشریف لے گئے اور بیمار بچی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دُعا دی اور سب بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کے بعد فراس صاحب کی حالت نہایت جذباتی تھی وہ رو رہے تھے اور بار بار کہہ رہے تھے کہ اللہ نے ہم پر خاص فضل فرمایا ہے کہ خلیفہ وقت خود چل کر ہمارے پاس آئے ہیں اور ہمیں برکتوں سے نوازا ہے۔ ملاقات کے بعد ان کی بیمار بیٹی سے اس کا نام پوچھا گیا تو اس نے فوراً بتا دیا۔ پھر باری باری اس کے والدین اور بہن بھائیوں کے نام پوچھے گئے تو وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتاتی چلی گئی۔ اس کے والد صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پوچھنے پر کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع ہے کہ سب کے نام اسے یاد رہے ہیں اور ترتیب کے ساتھ بتاتی جا رہی ہے۔ بچی کی والدہ نے بھی اِسی بات کا اظہار کیا۔ بچی کی والدہ نے حضور انور کے ساتھ ملاقات میں ذکر کیا تھا کہ اُس نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ حضور انور سے اپنی بیٹی کی صحت کیلئے دعا کی درخواست کر رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دُعا سے انہیں یہ نشان دکھایا اور ان کی رؤیا بھی پوری ہو گئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔‘‘ (ملاحظہ ہو حضور انور کا دورہ کینیڈا، بدر 1 دسمبر 2016، صفحہ 10)

ایسے بیسیوں معجزات ہیں۔ اس تاریخی سفر میں حضور انور نے کینیڈین پارلیمنٹ میں خطاب بھی فرمایا، یہ بھی کوئی معجزہ سے کم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کیلئے ترقی کی راہیں ہموار کر رہا ہے۔ پارلیمنٹ میں ورود مسعود سے لیکر خطاب تک کی رُوداد اتنی دلچسپ اور ایمان افروز ہے کہ ہم اسے خلاصۃً قارئین کیلئے بطور خاص پیش کرنا چاہتے ہیں۔

17 ر اکتوبر 2016 بروز سوموار تقریباً دس بجکر پچاس منٹ پر پارلیمنٹ ہل پہنچنے پر چار ممبران پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پارلیمنٹ کے بعض حصّے دکھائے اور لائبریری کا بھی وزٹ کروایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کی چھٹی منزل پر spousal lounge میں تشریف لے آئے۔ استقبال کرنے والے چاروں ممبران پارلیمنٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تھے۔ گیارہ بجے ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل اینڈریو لزلی (چیف گورنمنٹ WHIP) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ ممبر پارلیمنٹ جوڈی سگرو بھی موجود تھیں۔

اس کے بعد سینٹ کے دو ممبران سینیٹر پیٹر ہارڈر اور سینیٹر گرانٹ مائیکل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ ان دونوں سینیٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات بیس منٹ تک جاری رہی۔ اسکے بعد تین حکومتی حکام ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ (1) ممبر آف پارلیمنٹ پامیلا گولڈسمتھ جانس (موصوفہ منسٹر آف فارن افیئرز کی پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں) (2) Pascale Massot (موصوف منسٹر آف فارن افیئرز کے آفس میں ایشیا پیسیفک کے لئے پالیسی ایڈوائزر ہیں) (3) جولیانہ نتالی صاحبہ (موصوفہ فارن افیئرز آفس میں سپیشل ایڈوائزر اور چیف آف سٹاف پرِیوی کونسل آفس ہیں)

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہِل کی دوسری منزل پر تشریف لے آئے جہاں ایک ہال میں ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے ریفرشمنٹ کا انتظام تھا اور پروگرام کے مطابق دوران ریفرشمنٹ ممبران پارلیمنٹ نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنا تھا۔ چنانچہ ممبران پارلیمنٹ باری باری حضور انور کے پاس آتے۔ حضور ان سے گفتگو فرماتے اور ہر ممبر پارلیمنٹ حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پاتا۔ یہ پروگرام قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس دوران قریباً تیس سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکردہ حکام نے حضور انور کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ان ممبران نے حضور انور سے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ اجتماعی تصویر بھی بنوائی۔ بعدازاں اسی ہال کے ایک حصّہ میں حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ :

’’کینیڈین پارلیمنٹ کی تاریخ میں یہ پہلی باجماعت نماز ہے جو پارلیمنٹ میں ادا کی گئی۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز سے فارغ ہوئے تو چند اور ممبران پارلیمنٹ ملنے کیلئے آ گئے۔ ان سبھی نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب سے گفتگو فرمائی۔ بعدازاں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنائی گئیں اور یہ سلسلہ کچھ دیر تک جاری رہا۔ پھر پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ چھٹی منزل پر spousal lounge میں تشریف لے آئے۔ یہیں پر دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کیلئے پارلیمنٹ سے باہر پارک میں تشریف لے آئے اور چہل قدمی فرمائی۔ بہت سے احمدی احباب اور خواتین جو پارلیمنٹ سے باہر موجود تھے، حضور انور کو دیکھتے ہی پروانوں کی طرح اکٹھے ہو گئے اور دیدار سے فیضیاب ہوئے۔ نوجوان، بچوں اور بچیوں نے اپنے کیمروں سے آقا کی تصاویر بنائیں۔ اس دوران یہ سبھی لوگ اپنے آقا کے اردگرد موجود رہے اور برکتیں حاصل کرتے رہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پارلیمنٹ ہل میں تشریف لے آئے۔ پروگرام کے مطابق دو بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران وزٹ گیلری میں لے جایا گیا اور خصوصی جگہ پر بٹھایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ممبر پارلیمنٹ جوڈی سگرو درج ذیل سٹیٹمنٹ پارلیمنٹ کے اجلاس میں پیش کر چکی تھیں۔

(آج کچھ دیر پہلے جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد باضابطہ دَورے کیلئے اوٹاوا تشریف لائے ہیں۔ اس دَورے کے دوران آپ کیبینیٹ منسٹرز، سینیٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور وزیر اعظم صاحب سے ملیں گے۔ ان ملاقاتوں سے آپ کا مقصد ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا پیغام پھیلانا ہے۔ خلیفۃ المسیح کی مسلسل یہ کوشش ہے کہ مذہب کا امن پسند اور خوبصورت چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کریں اور آپ کا یہ دورہ ایک ایسے وقت میں ہے جب کہ ہم اسلام کا تاریخی مہینہ منا رہے ہیں اور ہم دُنیا کی تمام بڑی طاقتوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ امن، مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کی پاسداری میں کینیڈا کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ مَیں خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو آپ کی انتھک محنت پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور آپ کی طرف مَیں اپنا اور کینیڈا کے لوگوں کا دوستی کا ہاتھ بڑھاتی ہوں۔ شکریہ مسٹر سپیکر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پارلیمنٹ کی کاروائی سُنی۔ بعدازاں سپیکر پارلیمنٹ Mr. Geoff Regan نے کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا : اب مَیں تمام معزّز احباب کی توجہ گیلری کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں جہاں آج ہمارے درمیان حضرت مرزا مسرور احمد امام احمدیہ جماعت عالمگیر موجود ہیں۔ اس پر سب سے پہلے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو صاحب کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہی سارے ایوان نے کھڑے ہو کر تالیاں بجاتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین کو خوش آمدید کہا۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ :

’’دنیا کی کسی بھی پارلیمنٹ میں ایسا واقعہ پہلی بار ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کے ایوان میں، تمام ممبران نے کھڑے ہو کر خلیفۃ المسیح کو اپنے ملک میں استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ ’’وہ بادشاہ آیا‘‘ آج ایک اور نئی شان کے ساتھ پورا ہوا کہ ایک بڑے ملک کی دُنیوی پارلیمنٹ کے ممبران اپنے بادشاہ (وزیر اعظم) سمیت ایک ’’روحانی بادشاہ‘‘ کے احترام میں کھڑے تھے۔ اور خلیفۃ المسیح کی طرف نظریں بلند کرتے ہوئے بزبان حال کہہ رہے تھے کہ ’’وہ بادشاہ آیا‘‘

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس چھٹی منزل پر spousal lounge میں تشریف

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ یوکے کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے
اس حوالے سے میں انصار کو ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ ہے نماز

نماز ہر مومن پر فرض ہے لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ وقت تیزی سے آرہا ہے جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں ہمارے ہر عمل کا حساب کتاب ہونا ہے

نماز کے پڑھنے کی طرف جب بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز میں باقاعدگی بھی ہو، تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں اور باجماعت ادا ہوں نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے

انصاراللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو بلکہ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کے عادی ہوں۔ سوائے بیماری اور معذوری کی صورت کے نماز باجماعت ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے اگر قریب کوئی مسجد اور نماز سینٹر نہیں ہے تو علاقے کے کچھ لوگ کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں، اگر یہ سہولت بھی نہیں تو گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں، اس سے بچوں کو بھی، نوجوانوں کو بھی نماز اور باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہوگا

انصاراللہ حقیقی رنگ میں انصاراللہ تبھی بن سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے اور اس پر عمل کرنے اور کروانے میں اپنا کردار ادا کریں اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اس پر عمل نہیں کر رہے اور جن کے نگران بنائے گئے ہیں ان سے عمل نہیں کروا رہے یا عمل کروانے کی کوشش نہیں کر رہے، اپنے نمونے پیش نہیں کر رہے تو صرف نام کے انصاراللہ ہیں

ہر ناصر کو خاص طور پر اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کس حد تک وہ نماز کے پابند ہیں۔ کس حد تک وہ اپنا نمونہ اپنے بچوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں انکی نمازوں کی حالت اور کیفیت کیا ہے، کیا صرف ایک فرض اور بوجھ سمجھ کر نمازیں ادا ہو رہی ہیں یا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی اہمیت، اس کی فرضیت، اس کی حکمت، اس کو پڑھنے کا طریق، اس کا مقصد اس کا فلسفہ اور اوقات کا فلسفہ، غرض اس موضوع پر مختلف پیرائے میں بار بار مختلف موقعوں پر اور جگہوں پر توجہ دلائی ہے آپ کے بعض ارشادات اس وقت میں پیش کروں گا جو اس کی اہمیت اور حکمت پر روشنی ڈالتے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 ستمبر 2017ء بمطابق 29 تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو۔کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ یوکے کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے میں انصار کو ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ ہے نماز۔ نماز ہر مومن پر فرض ہے لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد جبکہ یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ میری عمر کے ہر دن کے بڑھنے سے میری زندگی کے دن کم ہو رہے ہیں ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ وقت تیزی سے آرہا ہے جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں ہمارے ہر عمل کا حساب کتاب ہونا ہے۔ پس ایسی حالت میں ایک مومن کی، ہر اس شخص کی جس کو مرنے کے بعد کی زندگی اور یوم آخرت پر ایمان ہے، فکر ہونی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں جب اپنی کوشش کے مطابق یہ حقوق ادا کر رہے ہوں۔

نماز کے پڑھنے کی طرف جب بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز میں باقاعدگی بھی ہو، تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں اور باجماعت ادا ہوں۔ نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے، انصاراللہ والے بھی اپنی رپورٹوں سے جائزہ لیتے ہوں گے اور جائزہ لینا چاہئے کہ باوجود اس کے کہ انصار کی عمر ایک پختہ اور سنجیدگی کی عمر ہے نماز باجماعت کی طرف اس طرح توجہ نہیں ہے جو ہونی چاہئے۔ پس انصاراللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو بلکہ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کے عادی ہوں۔ سوائے بیماری اور معذوری کی صورت کے نماز باجماعت ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر قریب کوئی مسجد اور نماز سینٹر نہیں ہے تو علاقے کے کچھ لوگ کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ اگر یہ سہولت بھی نہیں تو گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں۔ اس سے بچوں کو بھی، نوجوانوں کو بھی نماز اور باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہوگا۔

پس انصاراللہ حقیقی رنگ میں انصاراللہ تبھی بن سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے اور اس پر عمل کرنے اور کروانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اس پر عمل نہیں کر رہے اور جن کے نگران بنائے گئے ہیں ان سے عمل نہیں کروا رہے یا عمل کروانے کی کوشش نہیں کر رہے، اپنے نمونے پیش نہیں کر رہے تو صرف نام کے انصاراللہ ہیں۔ آج تلواروں اور تیروں کی جنگ نہیں ہو رہی جہاں مددگاروں کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 28۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس انصاراللہ بننے کے لئے اس دعا کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس ہتھیار کو استعمال کیا جائے اور جب یہ ہوگا تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا بھی صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ ورنہ آپ نے بار بار یہی فرمایا ہے کہ اگر میری باتوں کو نہیں ماننا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کرنی، اپنی عبادتوں کے حق ادا نہیں کرنے تو پھر میری بیعت میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 10، صفحہ 140، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہر ناصر کو خاص طور پر اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کس حد تک وہ نماز کے پابند ہیں۔ کس حد تک وہ اپنا نمونہ اپنے بچوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان کی نمازوں کی حالت اور کیفیت کیا ہے۔ کیا صرف ایک فرض اور بوجھ سمجھ کر نمازیں ادا ہو رہی ہیں یا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی اہمیت، اس کی فرضیت، اس کی حکمت، اس کو پڑھنے کا طریق، اس کا مقصد، اس کا فلسفہ اور اوقات کا فلسفہ، غرض اس موضوع پر مختلف پیرائے میں بار بار مختلف موقعوں پر اور جگہوں پر توجہ دلائی ہے۔ آپ کے بعض ارشادات اس وقت مَیں پیش کروں گا جو اس کی اہمیت اور حکمت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

نمازوں کو باقاعدگی سے اور بالالتزام پڑھنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجلس میں فرمایا کہ: ''نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو''۔ فرمایا کہ ''بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک

حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو‘‘۔ فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں۔‘‘ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو تو تبھی زمین و آسمان قائم ہیں ورنہ نہیں۔ فرمایا کہ ’’بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبعیات کی طرف مائل ہیں کہا کرتے ہیں کہ نیچری مذہب قابلِ اِتّباع ہے کیونکہ اگر حفظ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقویٰ اور طہارت سے کیا فائدہ ہوگا‘‘؟ (اپنے اپنے فلسفے لوگوں نے گھڑے ہوئے ہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’سو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بیکار رہ جاتی ہیں اور حفظ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آسکتے۔ نہ دوا کام آسکتی ہے، نہ طبیبِ حاذق۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امَر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے اور اس کے لئے بہترین ذریعہ اس کی عبادت اور عبادتوں میں نماز کی ادائیگی ہے۔

پھر نماز کی حقیقت اور اہمیت اور انسان کو اس کی ضرورت اور نماز کی کیا کیفیت ہونی چاہئے؟ ان باتوں کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’نماز کیا ہے؟‘‘ فرمایا کہ ’’یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناءِ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے‘‘۔ (نمازوں کے ذریعہ سے جو اس کی حاجات ہیں پوری ہوتی ہیں۔ جو اس کا مقصدِ زندگی ہے وہ پورا ہوتا ہے، وہ اپنے مطلب کو پہنچتا ہے۔) فرمایا کہ ’’مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو‘‘ (ہر چیز میں لذت رکھی ہے اور انسان اس میں ایک خاص قسم کا حظ محسوس کرتا ہے)۔ فرمایا کہ ’’جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے‘‘۔ (مریض ہیں۔ ان کے منہ بدمزہ ہو جاتے ہیں۔ زبان بک بکی ہو جاتی ہے تو ان کو کسی چیز کا مزا نہیں آتا۔ اکثر مریضوں سے ہم یہی دیکھتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے‘‘۔ (جن کو نماز میں حظ نہیں آتا تو اس کا مطلب ہے وہ بھی بیمار ہیں) فرمایا ’’کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذّت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذّت اور سرور نہ ہو۔ لذّت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات: 57)۔ اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے (تو پھر) ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔‘‘ (عبادت میں اعلیٰ درجے کی لذت اور سرور بھی ہونا چاہئے۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ نے صرف پیدا کیا اور اس کا کوئی مقصد نہیں یا اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے یا اس میں سرور نہیں حاصل ہو رہا تو کس طرح انسان وہ کام کر سکتا ہے۔) فرمایا ’’اس بات کو ہم اپنے روزمرّہ کے مشاہدے اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں‘‘۔ (کھانے پینے کی تمام چیزیں انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں) ’’تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا؟ کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں؟ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات، (پودے ہوں، پھل ہوں، پہاڑ ہوں، خوبصورت چیزیں ہوں) حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا‘‘؟ (ان کو دیکھ کر یقیناً اس سے وہ لطف اندوز ہوتا ہے)۔ فرمایا کہ ’’کیا دل خوش کُن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اَور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں‘‘۔ آگے آپ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو جوڑا پیدا کیا اور مرد کو رغبت دی ہے۔ اب اس میں زبردستی نہیں کی بلکہ ایک لذّت بھی دکھلائی ہے۔ اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہو سکتا۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح، پرہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا۔‘‘ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 159 تا 160، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ انسان کی کمزوری ہے اور نمازوں کی طرف توجہ نہ دینا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہونا ہے کہ نماز میں لذت نہیں آتی۔ پس ہمیں، ہم میں سے جو بھی ایسے ہیں ان کو فکر کرنی چاہئے۔

پھر حقیقی نماز کس قسم کی ہے اور کیسی ہونی چاہئے؟ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو! یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ (الماعون 5 تا 6)۔ یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے۔...... اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہو سکتا‘‘۔ (نماز پڑھنے کے لئے اور یہ مقام حاصل کرنے کے لئے کہ جہاں انسان سب برائیوں سے بچے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اس کے لئے خشوع اور خضوع ضروری ہے۔) آپ فرماتے ہیں ’’اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 66 تا 67، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نماز کا حظ اور سرور حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنے کے لئے پھر اسی کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے اور چلتے پھرتے بھی اس کا ذکر کرنے کی ضرورت ہے اور خشوع مانگنے کی ضرورت ہے۔ یہ حالت انسان پیدا کرے تو پھر نمازوں کا بھی مزا آتا ہے۔

پھر نماز میں لذّت نہ آنے کی وجہ اور اس کا علاج بتاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ اُن کو اس لذّت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اَور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔‘‘ (جو آبادیوں میں رہنے والے لوگ ہیں، زیادہ مصروف ہیں۔ وہ اپنے کاموں کی وجہ سے اَور بھی زیادہ سست ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ) ’’سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولائے حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزا کو چکھا۔ اَور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔‘‘ (دوسرے مذہب جو ہیں اُن میں باقاعدگی سے عبادت کرنے کے ایسے احکام نہیں ہیں۔) فرمایا ’’کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے گویا ان کے دل دُکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔‘‘ (اذان ہو گئی مگر اذان پہ کان نہیں دھرا۔ یا نماز کا وقت ہو گیا اور اس کی طرف توجہ نہیں دی) فرمایا کہ ’’یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ ’’بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔‘‘ (یعنی نماز کے لئے نہیں جاتے) فرمایا کہ ’’پس مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے۔ اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت باعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آ جاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا‘‘۔ (بدصورتیاں اور خوبصورتیاں بھی انسان کو اس لئے یاد رہتی ہیں کہ ایک توجہ دے کر دیکھ رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسے کچھ نہیں یاد رہتا۔) فرمایا کہ ’’اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر، کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اُسے بیزاری ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے۔ وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے‘‘ (اس کو پتا ہی نہیں کہ نماز میں کیا لذّت اور راحت ہے۔) فرمایا ’’پھر نماز میں لذّت کیونکر حاصل ہو‘‘۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پَے در پَے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آ جاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے‘‘۔ (باقاعدگی کرے۔ جب تک مزا نہ آئے نمازیں پڑھتا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا جائے کہ اے اللہ! مجھے نماز میں وہ سرور اور حظ دے جو اَور چیزوں میں تو نے دیا ہوا ہے۔) فرمایا ’’دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آ جاوے۔ اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا ہو۔‘‘ (ساری جو قوتیں ہیں اس طرف لگائے کہ میں نے نماز میں سرور حاصل کرنا ہے۔ نماز کا مزا اٹھانا ہے۔) فرمایا ’’اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذّت حاصل ہو تو مَیں کہتا ہوں‘‘۔ (آپ فرماتے ہیں اس لذت کے حاصل کرنے کے لئے اگر یہ دعا پیدا ہو، ایک کرب پیدا ہو، اضطراب پیدا ہو تو آپؑ فرماتے ہیں) ’’تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی‘‘۔ پھر آپ فرماتے ہیں ’’پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے۔ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (ہود: 115)‘‘۔ فرماتے ہیں: ’’نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔‘‘ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔) ’’پس ان حسنات کو اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔ یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (ہود: 115)۔ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔‘‘ (نمازوں میں روح کوئی نہیں ہوتی۔) فرمایا ’’وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا، اَلصَّلٰوۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

ہے‘‘۔(وہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے۔)’’اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے‘‘۔فرمایا کہ ’’نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔‘‘(نماز صرف اٹھنے بیٹھنے کا نام نہیں ہے۔)’’نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے‘‘۔ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 162 تا 164، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نماز کی روح اور مقصد کو حاصل کرنے کی کس طرح کوشش کرنی چاہئے؟ ارکانِ نماز جو ہیں، قیام ہے۔ رکوع ہے۔ سجدہ ہے۔ قعدہ ہے۔ یہ جو ساری حالتیں نماز میں ہیں اس لئے رکھی گئی ہیں کہ اس مقصد کو حاصل کیا جائے۔ اس روح کو حاصل کیا جائے۔

اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے‘‘۔(جو خدمت کرنے والے لوگ ہیں کسی بڑے آدمی کے سامنے جاتے ہیں تو ادب سے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو قیام جو ہے نماز میں وہ ادب کی نشانی ہے۔)’’رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیلِ حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے۔ اور سجدہ کمالِ آداب اور کمالِ تذلّل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔‘‘(جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اپنے آپ کو انتہائی عاجزی اور نیستی اور تذلّل کی حالت میں لے جاتا ہے۔ یہی عبادت کا مقصد ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکاتا ہوں) فرمایا کہ ’’یہ آداب اور طُرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے‘‘۔(انسان جس طرح ظاہری طور پر یہ آداب بجا لا رہا ہے، اسی طرح اندرونی طور پر روحانی طور پر روح کو بھی اسی طرح آداب بجا لانے چاہئیں۔ دل کا بھی اسی طرح قیام اور رکوع اور سجدہ ہونا چاہئے۔) فرمایا کہ ’’علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقّال کی طرح نقلیں اتاری جاویں‘‘ (صرف ہاتھ باندھ لئے، رکوع میں چلے گئے، سجدے میں چلے گئے، بیٹھ گئے اگر نقّال کی طرح صرف یہ اُٹھک بیٹھک ہی کرنی ہے، نقل ہی اتارنی ہے) فرمایا ’’اور اسے ایک بارِ گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی؟‘‘ (لذت اور سرور نہیں آیا تو پتہ ہی نہیں لگ سکتا کہ نماز کی حقیقت کیا ہے؟۔) فرمایا ’’اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلّل تام ہو کر آستانہ الوہیت پہ گرے‘‘۔(پس روح کو بھی اسی طرح سجدہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے آگے گرنا چاہئے جس طرح انسان کا جسم سجدے میں چلا جاتا ہے)’’اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے‘‘(جو الفاظ زبان سے بولے جا رہے ہیں وہ دل سے نکلنے والے الفاظ ہوں۔) فرمایا کہ ’’اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے‘‘۔فرماتے ہیں کہ ’’میں اس کو اَور کھول کر لکھنا چاہتا ہوں کہ انسان جس قدر مراتب طے کر کے انسان ہوتا ہے۔ یعنی کہاں نطفہ بلکہ اس سے بھی پہلے نطفے کے اجزاء یعنی مختلف قسم کی اغذیہ اور ان کی ساخت اور بناوٹ پھر نطفے کے بعد مختلف مدارج کے بعد بچہ۔ پھر جوان۔ بوڑھا۔ غرض ان تمام عالموں میں جو اس پر مختلف اوقات میں گزرے ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا معترف ہو اور وہ نقشہ ہر آن اس کے ذہن میں کھنچا رہے تو بھی وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ ربوبیت کے مدّمقابل میں اپنی عبودیت کو ڈال دے‘‘۔ انسان جب یہ سارا سوچے کہ میں کس طرح پیدا ہوا؟ کس طرح مختلف مراحل میں سے گزرا؟ کس طرح بڑا ہوا؟ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے پالا پوسا بڑا کیا؟ تو تبھی صحیح طرح، صحیح عبودیت کا حق، ایک عبد بننے کا حق انسان سوچ سکتا ہے اور ادا کر سکتا ہے۔) فرمایا کہ ’’غرض مدّعا یہ ہے کہ نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر‘‘ (جب تک بے وقعت اور بے حقیقت نہ سمجھو گے)’’جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتَو اس پر نہیں پڑتا‘‘۔(اللہ تعالیٰ کے فیض سے فائدہ اٹھانا ہے تو کامل عبودیت پیدا کرنی ہوگی۔) فرمایا کہ ’’اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاع تام ہو جاتا ہے۔‘‘(اللہ کے علاوہ ہر دوسری چیز سے وہ مکمل طور پر تعلق کاٹ لیتا ہے۔)’’اس وقت خدائے تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتّصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔‘‘ (ایسا تعلق جب پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پھر جوش میں آتی ہے اور انسان کی عبودیت کا بھی ایک جوش پیدا ہو رہا ہوتا ہے اور جب یہ دونوں ملتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تب ’’ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوٰۃ ہے۔‘‘ (اس خاص کیفیت کا نام صلوٰۃ ہے جو ربوبیت اور عبودیت کے ملنے سے پیدا ہو۔) فرمایا کہ ’’پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سَیِّئات کو بھسم کر جاتی ہے۔‘‘(اس طرح کی نماز ہو اس طرح کی صلوٰۃ ہو تبھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ برائیوں کو ختم کرتی ہے۔ تو پھر برائیاں ختم ہوتی ہیں، ان کو جلا دیتی ہے۔)’’اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستے کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے۔‘‘(ایک روشنی کا کام دیتی ہے۔ ایک ٹارچ لائٹ کا کام دیتی ہے)’’اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے۔‘‘ (ہر برائی نظر آ جاتی ہے۔)’’اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:46) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ میں نہیں، اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے۔‘‘(فرمایا یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کہ نماز جو ہے وہ فحشاء اور گناہوں سے روکتی ہے۔ غلط چیزوں سے روکتی ہے۔ فرمایا کہ اس وقت اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے) ’’اور یہ درجہ کامل تذلّل، کامل نیستی، کامل فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’پھر گناہ کا خیال اسے کیونکر آ سکتا ہے۔‘‘(جب یہ حالت ہو جاتی ہے تو گناہ کا خیال کس طرح آ سکتا ہے)’’اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’فحشاء کی طرف اس کی نظر اٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض ایک ایسی لذت، ایسا سرور حاصل ہوتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیونکر بیان کروں‘‘۔ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 164 تا 166، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ایک غیرت مند مومن ہر حالت میں صرف اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے غیر کو کسی صورت میں بھی اپنی امیدوں اور توجہ کا مرکز نہیں بنانا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے، دعا سے حاصل ہوتی ہے‘‘۔(نماز بھی دعا سے حاصل ہوتی ہے۔)’’غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر خفیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے، سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے‘‘ (بہت سے پرزوں کو ایک انجن چلاتا ہے)’’پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقتِ عُظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیۡ وَجَّہۡتُ وَجۡہِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ (الانعام:80) کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو‘‘۔(جب اپنی تمام توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرنے کا اظہار کرتا ہے اور اپنے آپ کو عبادت کرنے والا موحّد کہتا ہے تو فرمایا کہ پھر تمام توجہ اس طرف متوجہ ہونی چاہئے۔ فرمایا جب ایسی حالت ہو)’’تو لاریب وہ مسلم ہے۔‘‘(تب یقیناً وہ مسلمان ہے۔)’’وہ مومن اور حنیف ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آ جانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے‘‘۔ فرمایا کہ ’’ترک نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں) ادھر ہی جھکتا ہے‘‘۔(پس یہ بہت اہم بات ہے۔ جب نماز ترک کی یا کمزوریاں دکھائیں۔ نماز پڑھنے میں سستی دکھائی اور اللہ کے سوا کسی اور طرف زیادہ انحصار کرنا شروع کر دیا تو پھر انسان اس درخت کی طرح دُور ہٹتا چلا جاتا ہے جس کی شاخوں کا رخ اگر ایک طرف پھیر دیا جائے تو آہستہ آہستہ وہ شاخیں اسی طرف بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں)۔ فرمایا ’’اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے۔ جیسے وہ شاخیں۔‘‘(جو درخت کی شاخیں ایک طرف جھک رہی تھیں)’’پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔ اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تاکہ اوّلاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آ جاتا ہے جبکہ انقطاعِ کُلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے‘‘۔(پھر ہر چیز سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ کٹ جاتا ہے۔ اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ تب انسان کو ایک نور ملتا ہے اور لذت حاصل ہوتی ہے۔) فرمایا ’’مَیں اس امر کو پھر تاکید سے کہتا ہوں۔ افسوس ہے کہ مجھے وہ لفظ نہیں ملے جس میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی برائیاں بیان کر سکوں۔ لوگوں کے پاس جا کر منت خوشامد کرتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے کیونکہ یہ تو لوگوں کی نماز ہے۔ پس وہ اس سے ہٹتا ہے اور اسے دور پھینک دیتا ہے۔ مَیں موٹے الفاظ میں اس کو بیان کرتا ہوں۔ گو یہ امر اس طرح پر نہیں ہے مگر سمجھ میں خوب آ سکتا ہے کہ جیسے ایک مردِ غیّور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا بلکہ بسا اوقات ایسی وارداتیں ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی جوش اور غیرت الوہیت کا ہے‘‘۔(اللہ تعالیٰ کو بڑی غیرت ہے۔)’’عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مدّمقابل ہیں۔‘‘ (پس اسی ذات کے مدّمقابل ہیں یعنی عبودیت اور دعا خاص کر اسی کو چاہئے۔)’’وہ پسند نہیں کر سکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جاوے یا پکارا جاوے۔ پس خوب یاد رکھو! اور پھر یاد رکھو! کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی کہو کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے۔ اس وقت بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلّل کی روح اور حنیف دل نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 166 تا 168، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر نماز میں وساوس پیدا ہونے کی وجہ بیان فرماتے ہیں۔ بعض دفعہ کہتے ہیں کہ مختلف قسم کے وسوسے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ خیالات آتے رہتے ہیں۔ فرمایا کہ: ’’جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں۔ دیکھو ایک قیدی جبکہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گزرتا ہے؟‘‘ (ایک قیدی جب حاکم کے سامنے کھڑا ہو تو اور خیال اس کے دل میں آ ہی نہیں سکتا۔ یہی مثال ہے۔) فرمایا کہ ’’ہرگز نہیں‘‘۔(کبھی اس کے دل میں یہ خیال نہیں آئے گا۔)’’وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے۔ اس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالبِ دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 90 تا 91، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نماز کی حفاظت کیوں کی جائے اور نماز کیوں پڑھی جائے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی ضرورت ہے؟ اکثر لوگوں کے ذہنوں میں یہ بھی سوال اٹھتے ہیں۔ آجکل کی دہریت کے اثر کی وجہ سے اٹھتے رہتے ہیں۔ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ غنی ہے اور اسے ہماری عبادتوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ’’پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غنی عن العالمین ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 66، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

صحابہ کس طرح غالب آئے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: ’’اخلاص جیسی اَور کوئی تلوار دلوں کو فتح کرنے والی نہیں۔ ایسے ہی امور سے وہ لوگ دنیا پر غالب آ گئے تھے۔ صرف زبانی باتوں سے کچھ ہو نہیں سکتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’اب نہ پیشانی میں نور اور نہ روحانیت ہے اور نہ معرفت کا کوئی حصہ۔‘‘ (نماز کی معرفت نہیں ہے۔ نماز پڑھنے کی وجہ سے جو نور ملتا ہے وہ نہیں ہے۔ نمازیں بھی بوجھ سمجھی جاتی ہیں) فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ اصل بات ہی یہی ہے کہ ان کے دلوں میں اخلاص نہیں۔ صرف ظاہری اعمال سے جو رسم اور عادت کے رنگ میں کئے جاتے ہیں کچھ نہیں بنتا‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جماعت میں بہت سارے ایسے ہیں جو خالص ہو کر نمازیں پڑھنے والے ہیں۔ یہ عمومی حالت آپ اُس زمانے کی بیان فرما رہے ہیں۔ پس یہ ہمارے لئے بھی سبق ہے اور ایک تنبیہ بھی ہے۔ ان باتوں کا خیال رکھیں۔) فرمایا ’’اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ میں نماز کی تحقیر کرتا ہوں۔ وہ نماز جس کا ذکر قرآن میں ہے اور وہ معراج ہے۔ بھلا ان نمازیوں سے کوئی پوچھے تو سہی کہ ان کو سورہ فاتحہ کے معنی بھی آتے ہیں۔ پچاس پچاس برس کے نمازی ملیں گے مگر نماز کا مطلب اور حقیقت پوچھو تو اکثر بے خبر ہوں گے حالانکہ تمام دنیوی علوم ان علوم کے سامنے ہیچ ہیں۔ بایں دنیوی علوم کے واسطے تو جان توڑ محنت اور کوشش کی جاتی ہے اور اس طرف سے ایسی بے التفاتی ہے کہ اسے جنتر منتر کی طرح پڑھ جاتے ہیں۔‘‘ (اکثر مسلمانوں میں سے یہی حالت دیکھیں گے) فرمایا ’’مَیں تو یہاں تک بھی کہتا ہوں کہ اس بات سے مت رکو کہ نماز میں اپنی زبان میں دعائیں کرو۔ بیشک اردو میں، پنجابی میں، انگریزی میں جو جس کی زبان ہو اُسی میں دعا کر لے۔ مگر ہاں یہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کو اِسی طرح پڑھو۔ اس میں اپنی طرف سے کچھ دخل مت دو۔ اس کو اِسی طرح پڑھو اور معنی سمجھنے کی کوشش کرو۔ اِسی طرح ماثورہ دعاؤں کا بھی اسی زبان میں التزام رکھو۔ قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد جو چاہو خدا تعالیٰ سے مانگو اور جس زبان میں چاہو مانگو۔ وہ سب زبانیں جانتا ہے۔ سنتا ہے۔ قبول کرتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’اگر تم اپنی نماز کو باحلاوت اور پُر ذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ دعائیں کرو۔ مگر اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ نمازیں تو ٹکّریں مار کر پوری کر لی جاتی ہیں۔ پھر لگتے ہیں دعائیں کرنے‘‘۔ (اکثر مسلمان ملکوں میں غیر احمدیوں میں یہی رواج ہے کہ نماز جلدی جلدی پڑھ لی۔ اس کے بعد ہاتھ اٹھا کے دعا کرنے لگ گئے۔ فرمایا یہ دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ اس سے ظاہر تو یہی لگتا ہے کہ) ’’نماز تو ایک ناحق کا ٹیکس ہوتا ہے۔ اگر کچھ اخلاص ہوتا ہے تو نماز کے بعد میں ہوتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ نماز خود دعا کا نام ہے جو بڑے عجز، انکسار، خلوص اور اضطراب سے مانگی جاتی ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی صرف دعا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں بلکہ ایسے نمازیوں پر تو خود خدا تعالیٰ نے لعنت اور وَیل بھیجا ہے چہ جائیکہ ان کی نماز کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔ وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ ان نمازیوں کے حق میں ہے جو نماز کی حقیقت سے اور اس کے مطالب سے بے خبر ہیں۔ صحابہؓ تو خود عربی زبان رکھتے تھے اور اس کی حقیقت کو خوب سمجھتے تھے مگر ہمارے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کے معانی سمجھیں اور اپنی نماز میں اس طرح حلاوت پیدا کریں۔ مگر ان لوگوں نے تو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے کہ دوسرا نبی آ گیا ہے اور اس نے گویا نماز کو منسوخ ہی کر دیا ہے۔‘‘ (آپ کے خلاف جو لوگ باتیں کرتے ہیں ان کے بارے میں آپ فرما رہے ہیں جب میں یہ کہتا ہوں کہ اپنی زبان میں دعائیں کرو تو کہتے ہیں کہ نئی شریعت لے آئے۔) فرمایا ’’دیکھو خدا تعالیٰ کا اس میں فائدہ نہیں بلکہ خود انسان ہی کا اس میں بھلا ہے کہ اُس کو خدا تعالیٰ کی حضوری کا موقع دیا جاتا ہے اور عرض معروض کرنے کی عزت عطا کی جاتی ہے جس سے یہ بہت سی مشکلات سے نجات پا سکتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ وہ لوگ کیونکر زندگی بسر کرتے ہیں جن کا دن بھی گزر جاتا ہے اور رات بھی گزر جاتی ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا انسان آج بھی ہلاک ہوا اور کل بھی‘‘۔ فرمایا کہ ’’مَیں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے۔ دیکھو عمر گزری جا رہی ہے غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 411 تا 413، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت 70:) پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤ گے‘‘۔ (کوشش کرو جہاد کرو۔ فرمایا کہ توبہ واستغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے اور جو لوگ ہمارے رستے میں کوشش کرتے ہیں ان کو ہم پھر صحیح رستوں کی طرف رہنمائی بھی کر دیتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ کو کسی سے بخل نہیں۔ آخر انہیں مسلمانوں میں سے وہ تھے جو قطب اور اَبدال اور غوث ہوئے۔ اب بھی اُس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں۔ قلبِ سلیم پیدا کرو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ دعائیں کرتے رہو۔ ہماری تعلیم پر چلو۔ ہم بھی دعا کریں گے۔ یاد رکھو! ہمارا طریق بعینہٖ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا۔ آجکل فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں۔ یہ چلّے اور ورد وظائف جو انہوں نے رائج کر لئے ہیں ہمیں ناپسند ہیں‘‘۔ (بہت سارے لوگ کہتے ہیں کہ بتائیں فلاں کیا دعا کریں۔ خاص دعا کیا ہے۔ خاص کوشش کیا کرنی چاہئے۔ اصل چیز نماز ہے۔ نماز کی طرف ہر احمدی کی پوری توجہ ہونی چاہئے)۔ فرمایا کہ ’’اصل طریقِ اسلام قرآن مجید کو تدبّر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توجہ اور انابت اِلَی اللہ سے کرتے رہنا۔ بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ ہے تو سب کچھ ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 107، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور معراج پر پہنچانے والی نماز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے والے کے دل کو پگھلا دے۔

پھر فرائض نمازوں کے ساتھ تہجد کی تاکید بھی آپ نے فرمائی اور انصار اللہ کو تو خاص طور پر اس کا بھی التزام کرنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں: ’’اس زندگی کے کُل اَنفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا‘‘۔ (اگر ساری سانسیں اور ساری عمر دنیاوی کاموں کے لئے گزار دی تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا) فرمایا کہ ’’تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلا آ جاتا ہے‘‘۔ (یعنی آگے پیچھے بھی ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسا ابتلا بھی آ جاتا ہے کہ قضاء بھی ہو جاتی ہیں۔) فرمایا کہ ’’رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئے۔ ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہوں گے اس لئے یہ گنجائش رکھ دی۔ مگر یہ گنجائش تین نمازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہو سکتی۔ جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں اور موردِ عتابِ حُکّام ہوتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے‘‘۔ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 6، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (اگر دنیاوی کاموں میں بھی تکلیفیں اٹھا رہے ہوتے ہیں، اگر نماز کے لئے، فرض پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کے لئے تھوڑی سی تکلیف اٹھا لو تو کیا حرج ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بِدُوں مشقّت و محنت کے دکھائی ہے‘‘۔ (بغیر کسی مشقت اور محنت کے ہمیں راستہ دکھا دیا۔) ’’وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانہ میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں‘‘۔ (احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو ماننے کی وجہ سے وہ رستہ دکھا دیا۔) ’’پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔ حصّہ عبادات میں صوم، صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہ امور شامل ہیں۔ اب خیال کرو کہ مثلاً نماز ہی ہے یہ دنیا میں آئی ہے لیکن دنیا سے نہیں آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُرَّةُ عَيۡنِيۡ فِي الصَّلٰوةِ۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ -149 تا 150، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ حقیقی توحید کس طرح پوری ہوتی ہے فرمایا: ’’توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ کُل مرادوں کا مُعطی اور تمام اَمراض کا چارہ اور مدار وہی ذاتِ واحد ہو۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنی یہی ہیں۔ صوفیوں نے اس میں اِلٰہ کے لفظ سے محبوب، مقصود، معبود مراد لی ہے‘‘۔ فرمایا ’’بے شک اصل اور سچ یونہی ہے۔ جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔ اور پھر میں اصل ذکر کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ نماز کی لذّت اور سرور اُسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک برے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں، اَنانیت اور شیخی دُور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے، خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا۔ اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے‘‘۔ فرمایا ’’مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی اِرتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری رُوح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں‘‘۔

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 169 تا 170، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی توحید پر قائم ہونے، اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے اور پُرسرور نمازیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ غیر اللہ کو اپنا معبود بنانے کی بجائے ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی معبود بنانے والے ہوں۔

انصار اللہ کا اجتماع جہاں ہو رہا ہے وہاں مجھے پتا لگا ہے کہ شاید مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے کا انتظام نہیں ہوگا کیونکہ شام کو ایک معیّن وقت کے بعد انہوں نے وہ جگہ چھوڑنی بھی ہے۔ شاید ہال خالی کرنا ہے۔ اگر تو یہ صحیح ہے تو پھر انتظامیہ کو اجتماع کا انتظام ایسا کرنا چاہئے کہ دوسری جگہ جہاں بھی لے کے جانا ہے وہاں پر باجماعت نماز کا انتظام ہو سکے۔ اور آئندہ بھی انصار اللہ کو چاہئے کہ اپنے اجتماعات ایسی جگہ منعقد کریں جہاں پانچوں وقت کی نمازوں کا اہتمام بھی ہو سکے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کا اجتماع کامیاب کرے اور ہمیں حقیقی عابد بنائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / مارچ 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / مارچ 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم محمد سلمان صاحب (1)

مکرم محمد سلمان صاحب کا تعلق سیریا سے ہے جہاں انکی پیدائش 1994ء میں ہوئی۔انہیں 2014ء میں اپنے جڑواں بھائی کے ساتھ بیس سال کی عمر میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔پھر سیریا میں جنگ کے باعث 2015ء میں یہ اپنا ملک چھوڑ کر جرمنی آگئے۔وہ اپنے قبول احمدیت کی داستان کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

میرے دادا جان کئی سال قبل فلسطین سے ہجرت کرکے سیریا آگئے تھے۔فلسطین میں توان کی اپنی زمین اور کاروبار تھا لیکن سیریا آکر بے چارے ریڑھی وغیرہ پر کچھ سامان بیچ کر اپنے خاندان کے لئے دو وقت کی روٹی مہیا کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

میری دادی جان اپنی زندگی کے آخری دن تک ٹی وی سکرین پر فلسطین کے مناظر دیکھ کر جذبات پر قابو نہ رکھ سکتی تھیں اورزار زار رونے لگ جاتی تھیں۔

شدید معاندانہ ماحول میں پرورش

میں جس معاشرے میں پلا بڑھا وہاں احمدیت کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا تھا۔ اس لئے کم عمری سے ہی جماعت کے بارہ میں میرے ذہن میں یہ بات راسخ ہوگئی تھی کہ جماعت احمدیہ اسرائیل کی ایجنٹ ہے،احمدی اسلام کے بعد ایک نئے دین کی طرف بلاتے ہیں، یہ دھوکہ باز، گمراہ اور قابل نفرت لوگ ہیں۔یہی وجہ تھی کہ میرے دل میں احمدیت کے خلاف غیر معمولی نفرت ہی نفرت تھی۔اور چونکہ میرا تعلق فلسطینی گھرانے سے ہے اس لئے جب میں نے اپنے اردگرد سے یہ سنا کہ جماعت احمدیہ نے فلسطینیوں سے خیانت کی ہے تو میرے نزدیک یہ الزام نئے دین اور نئے نبی کی طرف بلانے کے جرم سے بھی بہت زیادہ بُرا اور خطرناک تھا۔

بدظنّی کی انتہا

کم عمری کے زمانے کی بات ہے کہ ایک روز ہمارے رشتہ دار ہمارے گھر میں جمع تھے جن میں میرے خالہ زاد معتز القزق صاحب بھی تھے جن کے بارہ میں خاندان میں مشہور تھا کہ وہ فریب خوردہ ہوکر احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔اہلِ خاندان نے انکے ساتھ جماعت احمدیہ کے بارہ میں باتیں شروع کردیں۔معتز صاحب نے سوالوں کے جواب دینے شروع کردیئے۔ اس دوران انہوں نے ایک آیت پڑھ کر اس کی تشریح کرنا چاہی تو میں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن کریم سے مجھے ابھی یہ آیت نکال کر دکھاؤ۔ جماعت کے بارہ میں مجھے اس حد تک بدظنی تھی اوراس کے جھوٹا ہونے کا مجھے اس حد تک یقین تھا کہ میں سمجھ رہا تھا کہ یہ آیت قرآن میں موجود ہی نہیں ہے اور معتز صاحب اپنی طرف سے بنا کر پیش کررہے ہیں۔ چنانچہ ان سے آیت نکالنے کا مطالبہ کرتے ہوئے میں نے بڑے وثوق کے ساتھ قرآن کریم ان کی طرف بڑھا دیا جسے لے کر وہ کافی دیر تک آیت ڈھونڈتے رہے لیکن تلاش نہ کرسکے۔اسی دوران ہمارے گھر کچھ اور رشتہ دار آگئے اور بات کا موضوع بدل گیا۔لیکن میں نے اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ احمدی نہایت گرے ہوئے لوگ ہیں، اپنی بات کو ثابت کرنے کیلئے یہ قرآن کی طرف ایسی آیات بھی منسوب کرنے سے باز نہیں آتے جن کا دراصل قرآن کریم میں وجود بھی نہیں ہے۔مَیں نے اس روز اپنی دانست میں اپنی زندگی کی کتاب سے احمدیت کا صفحہ پھاڑ دیا۔

چند روز ہی گزرے تھے کہ میرے خالہ زاد معتز صاحب دوبارہ ہمارے گھر آئے ، لیکن اس بار وہ پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے۔اس بار وہ بات کرتے تو قرآن کریم سے آیات بھی نکال نکال کر پیش کرتے۔اس وقت میں نے کہا کہ جن آیات کو میرے خالہ زاد دلیل کے طور پر پیش کررہے ہیں وہ تو حقیقت میں قرآن کریم میں موجود ہیں اوراگر ان کا استدلال درست ہے تو پھر متعدد امور کے بارہ میں ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے۔

خود ہی سائل اور خود ہی مجیب

انہی ایام کی بات ہے کہ ایک روز میں اپنے گھر میں بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا کھڑکی کے راستے آرہی تھی، اوراس کے ساتھ چڑیوں کے چہچہانے کی مدھر آواز میرے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔میں اس ماحول سے محظوظ ہورہا تھا کہ یکا یک سوچوں کے ایک عجیب دھارے میں بہنے لگا۔میرے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوتا تو کیا میں آپؐ پر ایمان لانے والوں میں شامل ہوتا یا خدانخواستہ آپ کے منکروں اور دشمنوں کی صف میں کھڑا ہوتا! پھر خیال آیا کہ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ میں اس سے بھی بری حالت کا شکار ہوجاتا اور آپؐ کے ساتھ جنگ کرنے والوں میں سے ہوتا اور یہ بھی ممکن تھا کہ مسلمانوں کی تلواروں سے کفر کی حالت میں ہی مر چکا ہوتا اور مجھے ان کافروں کی حالت بھی میسر نہ آتی جنہوں نے تمام تر عداوتوں اور کفر کے باوجود بالآخر فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کرلیا تھا۔

یہ باتیں سوچنے کے بعد بے ساختہ میری زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے کہ انسان کس قدر جلد باز ہے۔کسی کی صداقت کو پہچاننے کی کوشش کئے بغیر ہی اس کا انکار کرتا جاتا ہے۔یقیناً کفار مکہ نے بہت جلد بازی سے کام لیا۔

پھر یہ سوال پیدا ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے لوگوں نے آپؐ کی صداقت کو کیسے پہچانا؟ اس کا جواب یہ تھا کہ بہت سے لوگوں نے معجزات کو دیکھ کر اسلام قبول کیا ہوگا۔نیز مسلمانوں کی فتوحات کے وقت لوگوں کے فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے کو بھی کئی لوگوں نے آپؐ کی صداقت کی دلیل ٹھہرایا ہوگا اور اسلام قبول کرلیا ہوگا۔

اسی تسلسل میں میرے ذہن میں ایک اور سوال پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تو کوئی نبی نہیں ہے لیکن فرض کریں کہ اگر آپ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آج کل کے دور میں اسے کس علاقے میں پیدا ہونا چاہئے تھا؟

اس کا جواب میرے ذہن میں یہ آیا کہ اس طرح کے عظیم انسان کی پرورش نہایت نیک ماحول میں ہونی چاہئے تھی اور زندگی کے ہر مرحلہ میں نیکی اور پاکیزگی اس کا طرّہ ہونا چاہئے تھا۔اسے ایسی شخصیت ہونا چاہئے تھا جس نے آج کل کی نئی نسل کی طرح نہ اپنے بچپن میں اور نہ جوانی میں ٹی وی وغیرہ کے سامنے بیٹھ کر فضول پروگرامز دیکھنے میں اپنا وقت ضائع کیا ہو، بلکہ اس کا بچپن اور جوانی دنیا کی چکا چوند سے دُور کسی مقام پر گزرنا چاہئے۔ بلکہ چاہئے کہ اس کی پیدائش افریقہ کے کسی گاؤں میں یا انڈیا کے کسی دور افتادہ مقام پر ہو۔انڈیا کا خیال آتے ہی مجھے جھرجھری سی آگئی کیونکہ احمدیوں کے نبی کا تعلق بھی انڈیا کے کسی گاؤں سے تھا۔چنانچہ مَیں نے فوراً کروٹ بدلی اور خیالات کی اس دنیا سے باہر نکل کر کسی اور کام میں لگ گیا۔

معجزات مانگنے والے کون تھے؟!

کچھ دنوں کے بعد میرا احمدی خالہ زاد ہمارے گھر آیا تو اس نے وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑنا چاہا لیکن میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی بات کی بجائے تم اپنے نبی مرزا غلام احمد کی بات کیوں نہیں کرتے؟ تمہارے نبی کے حق میں انبیاء کی صداقت کے دلائل میں سے کوئی دلیل بھی پوری نہیں ہوئی۔اوراگر میری بات غلط ہے تو بتاؤ کہ کہاں ہیں مرزا صاحب کے معجزات؟ مجھے ان کے معجزات اوران کی صداقت کے بارہ میں بتاؤ تو میں ابھی ان پر ایمان لے آتا ہوں۔

میری بات سن کر انہوں نے نہایت اطمینان سے مسکراتے ہوئے پُر اعتماد لہجے میں کہا کہ اے عزیز! کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں معجزات کا مطالبہ کس نے کیا تھا؟ کیا ابوبکر، عثمان، علی، بلال اور خبیب رضوان اللہ علیہم نے معجزات مانگے تھے یا ابوجہل اوراس جیسے کفار نے؟

میں نے کہا کہ پھر اللہ مرزا غلام احمد کی غیر معمولی نصرت فرماتے ہوئے آپ کا یہ عقیدہ بسرعت پوری دنیا میں کیوں نہیں پھیلا رہا؟

انہوں نے کہا کہ اگر صداقت کا یہی معیار ہے تو انبیاء میں سے قریب کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہی دیکھ لیں، ان کے بارہ میں مشہور یہی ہے کہ ساری عمر تبلیغ کرتے رہے اوران کی زندگی میں ان پر محض 12 حواری ہی ایمان لائے۔تو کیا آپ کے اس معیار کے مطابق وہ سچے نہ تھے؟ پھر انہوں نے اسلام کی شروع کی حالت اور رفتہ رفتہ ہونے والی ترقی کے بارہ میں تفصیل سے بتایا تو میں نے خود سے کہا کہ احمدیت کے بارہ میں شاید مجھے اب گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔

یہ لوگ خائن وغدار نہیں ہوسکتے!

انہی ایام میں ایک مرتبہ میں رات کے وقت ٹی وی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ مختلف چینلز بدلنے کے دوران ایم ٹی اے العربیہ لگ گیا جس کے بارہ میں میرے خالہ زاد نے مجھے بارہا بتایا تھا لیکن میں نے اسے دیکھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ اب اچانک ایم. ٹی. اے سامنے آیا تو مَیں تحقیق کی غرض سے اسے دیکھنے لگ گیا۔اس وقت مرحوم مصطفی ثابت صاحب فلسفۂ عذاب کے بارہ میں بات کررہے تھے۔میں نے محسوس کیا کہ اس طرح کی بات تو میں زندگی میں پہلی بار سن رہا ہوں۔میں سنتا گیا اور مزید سننے کے لئے میری پیاس بڑھتی چلی گئی۔بالآخر میں نے کہا کہ اگر دیگر عقائد اور مفاہیم وغیرہ میں یہ جماعت غلطی پر بھی ہو تو کم ازکم اس مضمون میں ان کا بیان کردہ موقف سب سے زیادہ درست دکھائی دیتا ہے۔یہ سن کر میں نے کہا کہ عین ممکن ہے کہ بعض امور کے بارہ میں دیگر فرقوں کی نسبت اس جماعت کے خیالات زیادہ درست ہوں، نیز میرے دل سے یہ آواز بھی آئی کہ ایسے لوگ خائن اور غدار نہیں ہوسکتے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ ان کے اخلاق بھی اعلیٰ ہیں اور بات کرنے میں بھی ادب اور نرمی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔

میں نے پہلی بار یہ چینل دیکھا تھا اور پہلی بار ہی اس نے میرا دل موہ لیا تھا۔اب اس کے دیگر پروگرامز دیکھنے کا میرے دل میں شوق پیدا ہو گیا تھا۔

اضطراب واطمینان کی کیفیات

مَیں جوں جوں ایم ٹی اے دیکھتا گیا میری نبض کی حدّت میں کمی آتی گئی، دل کا اضطراب تسکین میں بدلنے لگا اور خشوع کے ساتھ نورانی افکار میری روحانی راحت کا سامان کرنے لگے۔ایم ٹی اے دیکھنے کے دوران تو میری یہی کیفیت ہوتی تھی لیکن جب ایم ٹی اے سے دُور ہوتا تو عجیب اضطراب کی حالت دامنگیر ہوجاتی کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ میں ایک ایسے مسئلہ میں الجھ کر رہ گیا ہوں جس کو انجام تک پہنچائے بغیر مَیں چین سے نہیں بیٹھ سکوں گا۔ نیز میرے لئے زیادہ بے چینی کا موجب یہ بات تھی کہ اگر احمدیت سچی نکلی تو مجھے اس میں شمولیت اختیار کرنا پڑے گی اور میں ایسا قدم اٹھانے کے لئے تیار نہ تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد میں نے ایک سیرین احمدی کی دجّال اور جنّوں کے بارہ میں دو کتب کا مطالعہ کیا تو کئی امور کی وضاحت ہوئی اوران دونوں موضوعات کے بارہ میں کئی عقدے حل ہو گئے لیکن میں کسی طور بھی اضطرابی کیفیت سے نہ نکل سکا۔اس کا سبب یہی تھا کہ مجھے کہیں نہ کہیں احمدیت کی صداقت کا یقین تھا لیکن اسے قبول کرنے کا حوصلہ نہ تھا۔اسی اضطرابی کیفیت میں کئی بار میں نے تنگ آکر اپنے خالہ زاد کے لئے بد دعا بھی کی جس کا مجھے اس مصیبت میں گرفتار کرنے میں بڑا ہاتھ تھا۔

احمدیت سے روکنے کی کوشش

ایک روز مَیں نے اس اضطرابی کیفیت سے تنگ آکر اپنی والدہ صاحبہ سے کہا کہ مجھے شک ہے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے۔میری اس بات پر ہمارے گھر میں لمبی بحثیں چل نکلیں اور میری والدہ صاحبہ مجھے اس راستے پر آگے بڑھنے سے روکنے کی کوشش کرنے لگ گئیں۔کبھی وہ یہ کہتیں کہ یہ بھی دیگر جماعتوں کی طرح اس وقت تو بظاہر پُرامن دکھائی دیتی ہے لیکن ایسی جماعتیں اچانک اپنا عسکری اور خونی رنگ دکھانے لگتی ہیں اور پھر اسلام کے نام پر نہ جانے کن کن جرموں کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔اور کبھی یہ کہتیں کہ میں تمہیں اس جماعت سے اچھی باتیں اخذ کرنے سے نہیں روکتی لیکن اس میں شمولیت اختیار کرنے کے بارہ میں سوچنا چھوڑ دو۔

مَیں انہیں یہی جواب دیتا کہ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اچھی باتیں لی جائیں یا نہ لی جائیں بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس جماعت کا بانی حقیقت میں امام مہدی ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی جماعت میں شمولیت کا حکم فرما چکے ہیں اور پھر یہ جماعت بعض دیگر اسلامی جماعتوں کی طرح فسادی نہیں ہوسکتی۔ایسی حالت میں اس امام کی بیعت فرض ہو جائے گی اور اس جماعت میں شمولیت سے کنارہ کش رہنا معصیت اور گناہ کے زمرہ میں آئے گا،اور روز محشر اس کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

یہ سن کر والدہ نے ایک ایسی بات کردی جس کی بنا پر میرا عزم لڑکھڑا گیا۔ (اسکی تفصیل اگلی قسط میں پیش کی جائے گی۔) (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 18/اگست 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک مومن کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر بھی ایمان ہو اور پھر ظاہری یا مخفی بتوں کی پلیدی میں بھی وہ ملوّث ہو

پس ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو یہ بہت بڑی اور کھلی وارننگ ہے کہ اگر مومن ہو تو سچائی کے اعلیٰ معیار بھی اپنانے ہوں گے ورنہ اپنے ایمان کی فکر کرو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16/جون 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال گزشتہ خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا مضمون بیان فرمایا تھا؟

جواب حضور نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اخلاق کا تقویٰ سے تعلق بتایا تھا کہ تقویٰ کے لئے اخلاق ضروری ہیں اور اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد بھی کہ متقی انسان اس وقت بنتا ہے جب اس میں تمام خُلق موجود ہوں۔

سوال وہ اعلیٰ اخلاق جو ایک متقی کے لیے ضروری ہیں وہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مومن کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ تمام اوامر جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے انہیں بجا لائے اور تمام نواہی جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے ان سے بچے تب ہی وہ اعلیٰ خُلق اس میں پیدا ہو سکتے ہیں جو ایک متقی کے لئے ضروری ہیں۔

سوال حضور انور نے سب سے اہم خُلق کسے قرار دیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تقویٰ تو بعد کی بات ہے پہلے ایمان کو سنبھالنے کی ضرورت ہے۔ ان میں سے سب سے اہم بات یا خُلق جو ایک مومن کی بنیادی شرط ہے وہ سچائی پر قائم ہونا ہے اور جھوٹ سے بچنا ہے۔

سوال قرآن مجید میں ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کے لیے کیا وارننگ آئی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج 31:) پس تم بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ بتوں کی پرستش اور جھوٹ کو ملا کر واضح کر دیا کہ اگر تمہارے اندر سچائی نہیں تو یہ ایسا ہی بڑا گناہ ہے جیسے بتوں کو پوجنا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک مومن کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر بھی ایمان ہو اور پھر ظاہری یا مخفی بتوں کی پلیدی میں بھی وہ ملوّث ہو۔ پس ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو یہ بہت بڑی اور کھلی وارننگ ہے کہ اگر مومن ہو تو سچائی کے اعلیٰ معیار بھی اپنانے ہوں گے ورنہ اپنے ایمان کی فکر کرو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جھوٹ کی کیا مذمت بیان فرمائی ہے؟

جواب آپنے فرمایا: قرآن شریف نے دروغگوئی کو بُت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے (نور القرآن) جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے (اسلامی اصول کی فلاسفی) بتوں سے اور جھوٹ سے پرہیز کرو کہ یہ دونوں ناپاک ہیں (لیکچر لاہور) جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔

(ملفوظات، جلد 3)

سوال جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں انہیں حضرت مسیح موعودؑ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر مَیں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ لکھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔

سوال بعض لوگوں کو سچ بولنے پر سزا کیوں ملتی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ وہ سزا ان کی بعض اَور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے۔ اور کسی اَور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیشنل جیوگرافک رسالے میں شائع ہونے والے جھوٹ کے متعلق مضمون کا کیا خلاصہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس نے بیان کیا ہے کہ بظاہر کامیابیاں جھوٹ کی وجہ سے ہوتی ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جھوٹ بولنا انسان کی فطرت ہے۔ حالانکہ یہ انسان کی فطرت نہیں بلکہ ماحول جھوٹا بناتا ہے۔ مضمون میں اس نے جھوٹ بولنے کو ہوا دی ہے۔ انکے خیال میں جھوٹ سے بچنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔ اس لئے مجبوری ہے کہ ہم جھوٹ بولیں۔

سوال مغربی اقوام کا جھوٹ بولنے کے معاملے میں کیا حال ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ مغربی قوموں کا سچائی کا معیار بہت اچھا ہے تو اس مضمون کو پڑھ کر لگتا ہے کہ ان کی ہر بات کی بنیاد جھوٹ پر ہے۔

سوال مغربی معاشرے میں خاوند بیوی کے تعلقات میں جھوٹ کی حضور انور نے کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آزادیاں ہوتی ہیں تو آزادی کے نام پر پردے ختم ہوتے ہیں اور جب پردے ختم ہوتے ہیں تو پھر شکوک پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح پھر بداعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ پھر جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ پھر انکی علیحدگیاں اور طلاقوں تک نوبت آ جاتی ہے۔

سوال جب جھوٹ کے نتیجہ میں خلع طلاق تک نوبت پہنچتی ہے تو قرآن کریم نے اسکا کیا حل بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نکاح کے خطبے میں یہ آیت بھی شامل ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا (الاحزاب:71) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف اور سیدھی بات کیا کرو اور پھر آگے فرمایا یُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (الاحزاب:72) کہ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

سوال عام طور پر لوگ کن معاملات میں زیادہ جھوٹ بولتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان (نیشنل جیوگرافک میگزین) کا سروے یہ کہتا ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹ بولنے کی شرح ان چار چیزوں میں ہے۔ غلطیاں چھپانا، مالی منفعت، دوسرے مفادات اور لوگوں سے بچنا۔

سوال اگر ہم سچائی سے ہٹیں گے تو ہمیں کیا نقصان ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور دین کی تعلیم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، اگر سچائی سے ہٹیں گے تو نہ صرف دین سے دُور ہٹتے ہیں بلکہ شرک کے بھی مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اپنی سچائی کے معیاروں کو پرکھنے اور ان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

سوال ہماری سچائی کے کیا معیار ہونے چاہئیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔

سوال ایک عیسائی کے اس اعتراض کا حضرت مسیح موعودؑ نے کیا جواب دیا کہ قرآن کریم نے تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: واضح ہو کہ جس قدر راستی کے التزام کے لئے قرآن شریف میں تاکید ہے مَیں ہرگز باور نہیں کر سکتا کہ انجیل میں اس کا عشر عشیر بھی تاکید ہو۔ قرآن شریف نے دروغگوئی کو بُت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے۔

سوال عدل و انصاف کے متعلق قرآن مجید میں کیا تعلیم ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۔ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے قول زور کی کیا مضرت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ فرماتے ہیں: حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قولِ زُور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراراً سؤر کھا لے تو یہ امر دیگر ہے لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دے دے تو وہ اسلام سے دُور نکل جاتا ہے۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو، نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اَناپ شناپ بولتے رہو۔

سوال ایک اہم نیکی جو خدا تعالیٰ کا قرب دلاتی اور عاجزی اور تکبر سے دور کرتی ہے، کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک جگہ تکبر کرنے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ اور نخوت سے انسانوں کیلئے اپنے گالوں کو نہ پھلاؤ اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھرا کرو۔ اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے اور فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا دعا پڑھتے رہنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ یہ دعا پڑھنے کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت فرمائی ہے۔ یہ دعا پڑھتے رہنا چاہئے۔ آجکل بھی آخری عشرے سے گزر رہے ہیں، آگ سے بچنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے، ان دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

سوال حضرت عیسیٰؑ کے اس قول کا حضرت مسیح موعودؑ نے کیا مطلب بیان فرمایا کہ ''تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے''؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: حضرت عیسیٰؑ کو کہا گیا کہ اے نیک استاد! تو انہوں نے کہا کہ تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ آجکل کے نادان عیسائی تو یہ کہتے ہیں کہ ان کا مطلب اس فقرہ سے یہ تھا کہ تُو مجھے خدا کیوں نہیں کہتا؟ حالانکہ حضرت مسیح نے بہت ہی لطیف بات کہی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ حقیقی نیکی تو خدا تعالیٰ سے ہی آتی ہے۔ وہی اس کا چشمہ ہے اور وہیں سے وہ اترتی ہے۔ مگر ان نادانوں نے ایک عمدہ اور قابل قدر بات کو معیوب بنا دیا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے پاک ہونے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست 2017ء

- یہاں تو ہر شخص ہی مہذب، شائستہ اور نظم وضبط کا پابند اور عورتوں کا احترام کرنے والا ہے، یہاں تو بڑے اور بچے سبھی محبت کے سفیر ہیں*
- جو مذہبی ماحول، امن، انسانیت اور اخوت یہاں دیکھنے کو ملتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے وہ دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے
احمدی لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ انکے پاس ایک محبوب لیڈر ہے جو احمدیوں سے محبت کرتا ہے اور ان کی ہر وقت رہنمائی کرتا ہے*
- مَیں حضور انور کے تمام جوابات سے مطمئن تھی، حضور کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے مجھے نئی سمتوں کی طرف راہنمائی فرمائی، حضور انور سے ہی میں نے اسلام کی اصل تصویر دیکھی*
- یہ جماعت اور اسکے جلسے دیگر مسلمانوں کیلئے نمونہ ہیں اور ایسی پُرامن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہے کہ
بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے، آپ کی جماعت کا تعارف میسیڈ ونیا کے مسلمانوں کو ہم جا کر خود کرائیں گے*
- میں دوسری دفعہ جلسہ میں حاضر ہوا ہوں لیکن اگر سو سال بھی زندہ رہوں تو یہی خواہش ہے کہ ہر دفعہ شامل ہوں اور ساری برکات جو اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے ہیں ہمیں ملتی رہیں*
- اگر دنیا سیدھے راستے پر آنا چاہتی ہے تو اسے خلیفۃ المسیح کی شخصیت اور آواز کی طرف آنا ہوگا۔ آپ کی تعلیمات کو ماننا ہوگا*

(جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات)

{رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 28و29؍اگست 2017 کی مصروفیات

(بقیہ رپورٹ مورخہ 28؍اگست 2017)

مختلف ممالک کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

ہنگری

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف ممالک کے وفود سے ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ شام کے اس سیشن میں سب سے پہلے ہنگری سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملک ہنگری سے بیس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا ان میں سے 11 احمدی اور 9 دیگر مہمان تھے۔ ایک مہمان خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا ہمیں جلسہ بہت اچھا لگا۔ تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ انتظامات میں بڑی ڈویلپمنٹ ہے۔ ہم رشین زبان میں تقاریر کا ترجمہ سنتے رہے ہیں۔ ہنگری کے جو پرانے لوگ ہیں وہ سب رشین زبان جانتے ہیں۔

ایک مہمان خاتون نے عرض کیا مَیں گزشتہ سال بھی جلسہ میں شامل ہوئی تھی۔ مَیں حضور انور کے خطابات سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ ہمارا بہت خیال رکھا گیا ہے۔ اخباروں میں تو مسلمانوں کے خلاف صرف پراپیگنڈہ ہی ہے، درحقیقت آپ لوگ تو بہت ہمدرد اور پُرامن لوگ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی حقیقی اسلام ہے جو ہم ساری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ یہاں چالیس ہزار سے زائد لوگ جمع ہیں اور مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ سب ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت سے رہ رہے ہیں۔ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب لوگ مادہ پرست ہو گئے ہیں۔ مذہب کی طرف توجہ نہیں رہی۔ آپ لوگ دل میں سوچتے ہوں گے کہ جو مولوی کہتے ہیں وہ غلط کہتے ہیں۔ ہماری نماز بھی وہی ہے، قرآن بھی وہی ہے۔ سارے جلسہ میں اللہ اور رسول کی ہی باتیں ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ساری باتیں غیر مسلم دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اسلام کی اصل تعلیم دنیا میں پھیلے گی۔

ایک مہمان ’’آگیا آیاستان‘‘ صاحبہ تھیں۔ موصوفہ کا اصل وطن آرمینیا ہے، ہنگری میں اپنے شہر gyor میں خاصی مقبول سماجی شخصیت ہیں اور ہنگری میں موجود آرمینین مائنارٹی کی کیبنٹ کی ترجمان ہیں۔ ہنگری کے مبلغ ان کے بارہ میں لکھتے ہیں۔ ایک شام جلسہ کے اختتام پر خود ہی کہنے لگیں کہ اتنے ہزاروں مسلمان مردوں کے درمیان بلاخوف پھر رہی ہوں۔ یہاں تو ہر شخص ہی مہذب، شائستہ اور نظم وضبط کا پابند اور عورتوں کا احترام کرنے والا ہے۔ میڈیا جو کہتا ہے کہ مہاجرین خاص کر مسلمان غیر مہذب اور عورتوں سے نامناسب سلوک کرنے والے ہیں ان کو یہاں آکر دیکھنا چاہئے کہ یہ مسلمان قوم کیسی سلیقہ شعار ہے۔ چھوٹا سا بچہ میرے پاس آیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا نہیں کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ بلکہ بڑے پیار سے میرے سامنے پانی کا گلاس کر دیا۔ جب میں نے پانی پی لیا تو ایک اور بچہ پیچھے سے آیا اور خالی گلاس مجھ سے لے لیا۔ یہاں تو بڑے اور بچے سبھی محبت کے سفیر ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب جلسہ کی حاضری بتائی تو کہنے لگیں کہ عیسائیوں کو اس سے دس گنا کی تعداد میں شامل ہونا چاہئے اور سیکھنا چاہئے کہ مہذب معاشرہ میں ایک دوسرے کا باہمی احترام کیسے کیا جا سکتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگیں اتنا بڑا آدمی اتنے پیار سے اور دھیمے لہجہ میں سنوار سنوار کر سمجھا کر بات کرتا ہے جو میرے لئے ناقابل یقین ہے۔ کسی کو لیڈری مل جائے تو وہ عوام سے اوّل تو ملنا ہی گوارہ نہیں کرتا اور اگر مل لے تو اس کی باتوں اور اس کے لہجہ سے پتا چل جاتا ہے کہ وہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ میں تم سے بڑا ہوں۔ لیکن امام جماعت احمدیہ بہت ہی پیار سے اور دل کو موہ لینے والے انداز میں بات کرتے ہیں جو دنیاوی لیڈروں میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ مَیں نے حضور انور کے تمام خطابات اور تقاریر سنی ہیں ان سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ عورتوں اور جہاد کے بارہ میں بھی بہت سی مفید معلومات ملی ہیں۔

ایک مہمان ’وہان واگانیان‘ صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ کاروباری آدمی ہیں اور کسی وقت فوج میں بھی رہ چکے ہیں وہ کہنے لگے جلسہ کی وسعت کے باوجود انتظامات اور نظم وضبط مثالی تھا۔ اس جلسہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلقات میں مزید گہرائی پیدا ہوتی ہے۔ ہنگری کے مبلغ نے بتایا حضور انور کے ساتھ جب ملاقات ہوئی تو حضور انور نے انہیں پہچان لیا۔ اس پر وہ بہت حیران ہوئے اور بڑے فخر سے بتانے لگے کہ حضور کثرت کے ساتھ لوگوں سے ملتے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے پہچان لیا۔

ہنگری سے ایک نوجوان معہود البکری صاحب جن کا تعلق اُردن سے ہے اور ہنگری میں طالبعلم ہیں وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ وہ کہنے لگے مَیں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں کئی سال پہلے سن رکھا تھا مگر ہنگری آکر پہلی مرتبہ کسی احمدی سے براہِ راست رابطہ ہوا ہے۔ امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملاقات ایک یادگار لمحہ تھا جو دل کو چھو لینے والا تھا۔ مَیں نے جلسہ پُرامن اور برداشت جیسی باتیں سیکھیں جس پر ہر احمدی عمل پیرا ہے۔

ہنگری سے ایک مہمان گیبر ٹامس نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جو مذہبی ماحول، امن، انسانیت اور اخوت یہاں دیکھنے کو ملتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے وہ دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔ مَیں نے امریکہ میں بھی بطور پادری ایک لمبا عرصہ کام کیا ہے اور کافی دنیا دیکھی ہے لیکن یہ ماحول میں نے آج تک کہیں نہیں دیکھا۔ احمدی لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ انکے پاس ایک محبوب لیڈر ہے جو احمدیوں سے محبت کرتا ہے اور ان کی ہر وقت رہنمائی کرتا ہے اس جلسہ میں شامل ہو کر میں اپنے ایمان کو مضبوط محسوس کرتا ہوں۔ آپ کی جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے اور ہم عیسائی دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ہمارے چرچ خالی ہو رہے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے بھی یہی بتایا ہے کہ مادیت بڑھ رہی ہے اور روحانیت کم ہو رہی ہے۔ ہمیں لوگوں کو بتانا ہوگا کہ ہمارا ایک مالک ہے اور اس کو مان کر ہی دنیا میں امن کا قیام ہو سکتا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ یہی ہمارا مشن ہے اور اس کیلئے خالص ہو کر مسلسل جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔

ہنگری کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 6 بجکر 15 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بوسنیا

بعد ازاں بوسنیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ امسال بوسنیا سے 46؍افراد کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں سے احمدی افراد کی تعداد 18 تھی جبکہ زیر تبلیغ افراد کی تعداد 28 تھی۔

ایک مہمان یاسمین صاحب بوسنیا میں ایک این جی او کے صدر ہیں۔ کچھ عرصہ قبل جماعت کے ساتھ

تعارف ہوا۔ ان کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ اپنی ذاتی کار میں تقریباً 1200 کلومیٹر کا سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: جلسہ کے اتنے بڑے انتظام کو دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں؟ جلسہ کے تمام انتظامات میں مجھے کہیں بھی نقص نظر نہیں آیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بذات خود ایک خاص تجربہ ہے۔ حضور ایک اتنی بڑی جماعت کے رہنما اور لاکھوں فدائی احمدیوں کے لیڈر ہونے کے باوجود بہت عاجز انسان ہیں۔ اور یہی بات ہے جو کہ مجھ جیسے انسان کو بھی ایک ملاقات کے بعد ہی حضور کا گرویدہ بنا دیتی ہے۔

ایک مہمان نجاد صاحب بوسنیا کی رومن کمیونٹی کے ایک معروف و مشہور سیاستدان اور دانشور کے طور پر جانے جاتے ہیں اور اس وقت شہر تُزلا کے کانسلر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا جلسہ کے تمام انتظامات بہت ہی احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ میں نے اس سے قبل کبھی اس قسم کے پروگرام میں شرکت نہیں کی تھی۔ یہ جلسہ میرے لئے مختلف جہت سے سبق آموز تھا۔ کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں یہی سمجھا کہ یہ لوگ ایمان میں بہت مضبوط ہیں اور ان کے قول اور عمل میں مطابقت ہی ان کی ترقی کا راز ہے۔ اور ان لوگوں میں اس حالت کو پیدا کرنے کا سہرا ان کے خلیفہ کے سر پر ہے۔ خلیفہ کے خطابات اور ان سے ملاقات کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضور ایک بہت ہی اعلیٰ پائے کے انسان ہیں اور اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ مَیں نے حضور کو سب لوگوں سے زیادہ عاجز اور منکسر پایا ہے۔ حضور انور سے ملاقات کے دوران موصوف نے سلام عرض کرنے کے بعد اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میرا تعلق رومن کمیونٹی سے ہے۔ اور یورپ میں تقریباً 12 سے 15 ملین ان کی تعداد ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ میرا سوال ہے کہ یہ قوم مختلف آزمائشوں سے گزر رہی ہے۔ ہزار سال سے بھٹک رہی ہے۔ ان کی ترقی کس طرح ممکن ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ صرف یہ قوم نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کی یہی حالت ہے کہ وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ اور ان کی اس حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسلمانوں پر ایک ایسا تنزل کا دور بھی آئے گا۔ لیکن اس کے بعد یہ پیشگوئی بھی ہے کہ اس دور میں ایک مصلح خدا کی طرف سے مبعوث ہوگا اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس امام کو مانیں اور اس تک میرا اسلام پہنچائیں اور اس کی اتباع سے ہی پھر سے ان کی ترقی ہوگی۔ لہٰذا وہ مسیح و مہدی آیا اور اس کے متبعین ترقی کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر افریقہ کے لوگوں کو دیکھیں جنہوں نے اس امام کو مانا ہے ان کی حالت بدل گئی ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا، پاکستان انڈیا سے اس امام کو ماننے والوں کا یہی حال ہے۔ نیز اس جلسہ میں بھی آپ لوگوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ کس طرح لوگ یکجہتی اور اتحاد کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ یہ سب برکت اس امام کی اتباع کرنے کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہر حال ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ دین میں جبر نہیں ہے۔ ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے۔ آگے قبول کرنے والوں کا کام ہے کہ قبول کرتے ہیں یا نہیں۔

ایک احمدی خاتون Senada صاحبہ جن کا تعلق سربیا کے شہر ’نووی پازر‘ سے ہے انہوں نے ملاقات کے دوران عرض کیا ہم نے 17 سال قبل احمدیت قبول کی تھی اور میری خواہش ہے کہ سربیا میں جماعت کی ترقی ہو۔ میرے میاں ان دنوں روزگار کی تلاش میں جرمنی آئے ہوئے ہیں اور ویزہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ حضور دعا کریں کہ ان کو ویزہ نہ ملے تا کہ وہ سربیا واپس جا کر جماعت کی خدمت کر سکیں اور وہاں جماعت پھیلے اور ان کو چھوٹا موٹا کام سربیا میں ہی مل جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے لئے وہی انتظام فرمائے جو کہ ہر لحاظ سے بہتر ہو۔ نیز فرمایا کہ احمدیت میں جب تک ایسی مائیں اور ایسی بیویاں موجود ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرتی ہیں اور جن کو دنیا کے مال و دولت کی نہیں بلکہ دین کی فکر ہے تو انشاء اللہ جماعت پھیلے گی اور ان کی نیک خواہشات پوری ہوں گی۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ ہر جلسہ ہی خاص ہوتا ہے لیکن یہ جلسہ بہت ہی خاص تھا۔ حضور انور کے ایڈریسز اور تقاریر بڑی خاص تھیں۔ خلافت کے مقام و مرتبہ کے بارہ میں ہمارے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ہم نے تقاریر سے بہت استفادہ کیا۔

جلسہ میں شامل ہونے والے ایک مہمان امیر صاحب جو پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے تھے، جلسہ کے ماحول نے ان پر بہت مثبت اثر چھوڑا ہے۔ موصوف نے کہا کہ مَیں نے واپس جا کر یہی پیغام دینا ہے کہ یہ جلسہ دیکھ کر اور حضور انور سے ملاقات کر کے اپنے دل کی کیفیت نا قابل بیان ہے۔ ان باتوں کو صرف محسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ اسلئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس جنت نما معاشرہ میں چند دن گزارے تا کہ اس کو حقیقی جنت کے بارہ میں ایک یقین پیدا ہو جائے۔

بوسنیا سے ایک مہمان دیانہ صاحبہ بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ پیشے کے لحاظ سے ایک نرس ہیں اور جماعت کے ساتھ ان کی فیملی کا ایک دوستانہ تعلق ہے۔ اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ بوسنیا میں جماعتی پروگرام میں شمولیت اور جماعتی کاموں میں خوشی سے تعاون کرتی ہیں۔ موصوفہ مع شوہر و والدین سفر کے اخراجات خود برداشت کرتے ہوئے جلسہ میں شامل ہوئی ہیں۔ موصوفہ نے کہا جلسہ کے تمام انتظامات بہت احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ ان مخلص کارکنان کو دیکھ کر ہمیں خود شرم آتی تھی کہ یہ لوگ ہمارے لئے اس قدر تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔ نیز حضور کی مصروفیات دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ حضور کس طرح بشاشت کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرے ہاں اولاد نہیں تھی۔ تین سال قبل بیٹا ہوا ہے۔ اس کے دماغ میں کوئی چیز ہے۔ اس کا دماغ ڈیولپ نہیں ہو رہا تھا۔ مَیں نے حضور سے دعا کی درخواست کی تھی جس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک غیر از جماعت دوست ماہر صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ ذاتی خرچ پر جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے کہا یہاں مہمانوں کا جس طرح سے خیال رکھا جاتا ہے اور جس محبت سے لوگ پیش آتے ہیں میں حقیقت میں کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ہمیں زمین پر سونے کے لئے کہیں اور کھانے کو صرف سوکھی روٹی ہی کیوں نہ دیں ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہوگی کیونکہ جو پیار اور محبت یہاں سے ہمیں ملا ہے اس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ہے۔

ایک احمدی دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی انگوٹھی تبرک کرنے کے لئے پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت یہ انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن کر اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی سے مس کر کے اس دوست کو واپس عطا فرمائی۔

بوزنین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا و طالبات کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

میسیڈ ونیا

اسکے بعد پروگرام کے مطابق ملک میسیڈ ونیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ امسال میسیڈ ونیا سے 65 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی۔ شاملین میں 32 عیسائی دوست، 23 احمدی اور 10 غیر احمدی دوست تھے۔ ان میں سے ایک دوست نے آخری دن بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان میں سے بڑی تعداد نے میسیڈ ونیا سے جرمنی تک کا تقریباً دو ہزار کلومیٹر کا سفر بذریعہ بس 42 گھنٹوں میں مکمل کیا۔ اس وفد میں چار مختلف ٹیلی ویژن کے پانچ صحافیوں نے بھی شرکت کی تھی، جن میں تین مختلف علاقائی ٹیلی ویژن کے نمائندے تھے جبکہ ایک نیشنل ٹیلی ویژن کے صحافی بھی تھے جنہوں نے حضور انور کی پریس کانفرنس میں سوالات بھی کئے۔ صحافیوں نے جلسہ سالانہ کے دوران ریکارڈنگ بھی کی اور مورخہ 28/اگست کو جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی تو ان مناظر کی ریکارڈنگ کی جسے وہ ڈاکومنٹری میں دکھائیں گے۔

☆ وفد میں شامل ایک خاتون نے سوال کیا کہ جب دہشت گرد حملہ کرتے ہیں تو خدا کا نام کیوں لیتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ غلط کرتے ہیں اور غلط کاموں کیلئے خدا کا نام استعمال کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ ایسا کرنے پر میں سزا دوں گا۔ اگر اس دنیا میں نہیں تو آخرت میں دوں گا۔ جنت کی بجائے جہنم ایسے لوگوں کا ٹھکانہ ہوگی۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ لوگوں کی جانوں کو ناحق ضائع نہ کرو۔ بچوں سے ماں باپ کا سایہ نہ چھین لو۔ بے گناہوں کو نہ مارو۔ پس خدا تعالیٰ تو ایسا ظلم نہیں چاہتا۔ جو ایسا چاہتا ہے اور کرتا ہے اس کو سزا ملے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک فرنچ جرنلسٹ نے جب دہشت گرد تنظیموں کے ایک فرد سے پوچھا کہ جو تم کرتے ہو کیا یہ سب اسلام کہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔ مجھے علم نہیں کہ اسلامی تعلیم کیا ہے۔ ہم تو وہی کرتے ہیں جو ہمارا لیڈر ہمیں کہتا ہے۔ باقی اسلامی تعلیم کیا ہے یہ ہم نہیں جانتے۔ تو یہ ان کا اسلام ہے اور

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

یہ ان کا علم ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمانوں کیلئے دو چیزیں ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کریں اور دوسرا یہ کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ اگر یہ دونوں چیزیں ہوں گی تو ہی امن قائم ہوسکتا ہے۔

☆میسیڈونیا کے شہر Beravo سے آئی ہوئی مہمان بلا گستہ ٹرنچوسکا جو پیشہ کے لحاظ سے وکیل ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: میں اس جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں تمام انتظامات زبردست تھے اور کوئی کمی نہ تھی۔ حضور انور کی تقاریر نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے اور آپ کی تقریر سے مجھے پتا چلا کہ اسلام کا اصل مطلب امن ہے نہ کہ جنگ۔ دراصل اسلام لوگوں کو زندگی کے اہم اور بنیادی امور سکھاتا ہے کہ کس طرح ایک صحت مند معاشرہ کا قیام عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ اسلام ہر حال میں یہ سکھاتا ہے کہ نیکی کی جیت ہو اور برائی ہار جائے۔ اگر ہم سب حضور انور کے ان الفاظ پر عمل کریں تو یہ دنیا پھر جنگ کے بغیر امن اور محبت کا گہوارہ بن جائے اور اصل میں یہی تعلیم ہر مذہب کی بنیادی تعلیم ہے۔

حضور انور نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ صرف برتن ہی صاف نہیں ہونا چاہئے بلکہ وہ کھانا بھی صحت مند ہو جو اس برتن میں موجود ہو۔ میرے خیال میں حضور انور ہمیں سمجھانا چاہتے ہیں کہ ہمارا عمل صرف عمل نہ ہو بلکہ نیک عمل ہو۔ اسی طرح حضور انور نے فرمایا کہ اسلام میں خاوند اور بیوی کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ اس سے قبل میں سمجھتی تھی کہ اسلام عورت کو کوئی حقوق نہیں دیتا۔ جبکہ میں نے حضور انور سے یہ سیکھا کہ عورت بچوں کی تعلیم و تربیت کے معاملہ میں ذمہ دار ہے اور اس کا کردار اس معاملہ میں اہم ہے۔ خلاصۃً کہوں گی کہ عورت گھونسلے کا خیال رکھنے والی ہے اور خاوند گھونسلے (فیملی) کی حفاظت کرنے والا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ خاوند فیملی کا سر ہے اور عورت گردن۔ دونوں ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے۔

موصوفہ نے کہا: امام جماعت احمدیہ کی نماز نے بھی مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ بیعت نے بھی گہرا اثر چھوڑا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو۔ ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے جو ان لمحات سے محروم نہیں ہونا چاہتے تھے۔ تمام راستے ایک ہی سمت کی طرف لے کر جا رہے تھے جہاں امام جماعت احمدیہ تھے۔ اُس وقت جلسہ گاہ سے باہر ایسے تھا جیسے صحراء ہو۔ کوئی بھی باہر موجود نہ تھا۔ میں نے جلسہ کے دوران اپنے اسلام کے بارہ میں علم کو بہت وسیع کیا۔ ہوسکتا ہے الفاظ تو مٹ جائیں لیکن اب جو اسلام کی تصویر بن چکی ہے یہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ جب ہماری حضور انور سے ملاقات ہوئی تو یہ میرے لئے پہلا موقع تھا کہ حضور انور کو قریب سے دیکھوں۔ اس ملاقات نے جلسہ سالانہ کی تصویر میں رنگ بھر دیئے۔ مجھے اس عظیم شخص سے تعارف حاصل کرنے کا موقع ملا جس کی تقاریر تمام لوگوں نے ان دنوں روح کی گہرائیوں میں ڈوب کر سنی ہیں۔ مجھ پر سب سے زیادہ اثر خلیفۃ المسیح کے سادہ انداز نے کیا۔ اُن کے رویّے سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ وہ عام لوگوں کے قریب ہونا چاہتے ہیں، ان سے گھلنا ملنا چاہتے ہیں۔ گویا وہ تمام لوگوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ مجھے دیکھیں میں بھی آپ لوگوں کی طرح ایک عام انسان ہوں۔ میں اس شخصیت کو دوبارہ بھی دیکھنا چاہتی ہوں۔

☆میسیڈونیا کے وفد میں دو بہنیں نتاشہ تراج کووسکا اور ایرینہ تراج کووسکا بھی شامل تھیں۔ دونوں علم نفسیات کی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ ایک ایسا موقع تھا جس سے ہم نے بہت کچھ سیکھا جس کی یادیں ہمیشہ باقی رہیں گی۔ ہم پر حضور انور کی شخصیت اور آپ کی تقاریر نے خاص اثر چھوڑا۔ انسان مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس موقع پر ہم نے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا۔ ہم بہت خوش ہیں کہ ہمیں اس عظیم شخص سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ہمیں حضور انور کی انکساری بہت اچھی لگی، نیز آپ کا عام لوگوں کے قریب ہونا۔ آپ کا گہرائی میں جا کر اور معاملہ کے تمام پہلوؤں پر احاطہ کرنا اور تمام لوگوں سے بات کرنا ان کی راہنمائی کرنا یہ ساری چیزیں قابل تعریف ہیں۔ خلیفۃ المسیح کے قرب سے ہم نے محبت، امن اور سکون محسوس کیا۔

☆میسیڈونیا سے آئے ہوئے ایک مہمان ای گورتوشوسکی نے کہا: میں اس طرح کی میٹنگ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں۔ ہمارے اردگرد موجود تمام لوگ محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ اس تجربہ سے میرے اسلام کے بارہ میں علم میں اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور کی تقاریر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کے الفاظ نے میری روح کو سکون عطا کیا۔ خصوصاً میں اس بات سے متاثر اور حیران ہوا جب حضور ہال میں تشریف لائے۔ جب حضور انور کی آمد ہوتی تو لوگ نعرہ لگاتے، حضور کو سلام کہتے۔ میں نے ان تین دنوں میں جو کچھ دیکھا ہے اپنے واقف کاروں کو بتاؤں گا۔ ان سے کہوں گا کہ وہ بھی یہ حیران کن نظارہ دیکھنے کیلئے جلسہ پر آئیں۔ حضور انور سے ملاقات نے مجھ پر بہت اثر چھوڑا کہ جب ہم نے آپ کو ہال میں دیکھا تھا تو خیال تھا کہ کوئی آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جبکہ ملاقات کے موقع پر میں نے آپ کے ہاتھ کو چھوا۔ آپ سے مصافحہ کیا۔ اگر مجھے دوبارہ موقع ملا تو ضرور آؤں گا۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا کہ حضور انور نے اپنے لجنہ کے ایڈریس میں فرمایا تھا کہ عورتیں کام نہ کیا کریں۔ عورتوں کے کیا حقوق ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہ کہا ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی خاطر بہتر ہے کہ کام نہ کریں۔ بچوں کی تربیت کریں اور ان کا خیال رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے علم میں ہے کہ بعض عورتوں نے اپنے بچوں کو سنبھالنے اور ان کی تربیت کی خاطر کام چھوڑ دیئے اور جب بچے بڑی عمر کو پہنچ گئے تو تب دوبارہ کام شروع کر دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے فرائض ادا کریں۔ اگر دو آپشن ہوں تو دیکھیں کہ دونوں میں سے کون سی بہتر ہے اور وہی آپشن اختیار کریں۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا کہ حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا تھا کہ عورتوں اور مردوں کو برابر حقوق دیئے گئے ہیں۔ دونوں ہی کام کر رہے ہیں۔ عورتیں اپنا کام کرتی ہیں اور مرد اپنا کام کرتے ہیں۔ ہمیں یہ بہت اچھا لگا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت کی عورتیں اس پر عمل کرتی ہیں۔ جو عورتیں گھر میں رہنے والی ہیں ان کے بچے تربیت کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ ان کی بڑی اچھی پرورش ہو رہی ہے اور تربیت ہو رہی ہے۔ اپنے اپنے دائرہ میں رہ کر دونوں کام کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک چیز آپ نے نہیں دیکھی جو پوشیدہ تھی۔ جلسہ میں مرد عورتوں کیلئے کھانا پکا رہے تھے جبکہ گھروں میں عورتیں مردوں کیلئے کھانا پکاتی ہیں۔

☆میسیڈونیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون دانچے آزمانو واٹی.وی کی صحافی ہیں۔ کہنے لگیں کہ: جلسہ نے مجھ پر اسلام کی نئی سمتوں کی طرف راہنمائی کی ہے۔ کبھی ایسا وقت بھی تھا کہ گویا لفظ ''اسلام'' مجھ پر حرام تھا۔ اب مجھے اسلام کا نیا تعارف حاصل ہوا ہے۔ میں بطور صحافی یہ نیا تجربہ حاصل کرنے پر آپ کی مشکور ہوں۔ یہ تاثرات میں اپنے ساتھ میسیڈونیا لے کر جا رہی ہوں۔ حضور انور کے ساتھ جو ہماری ملاقات ہوئی اس نے ہم پر بہت مثبت اثر چھوڑا۔ یہ ہمارے لئے نیا تجربہ تھا۔ یہ ملاقات ہمیشہ یاد رکھوں گی۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے، حضور انور کے دلنشیں انداز اور محبت نے بہت متاثر کیا۔ یہ ہمارے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ حضور انور کے ساتھ ہم نے تصاویر بنوائیں جو میرے لئے یادگار رہیں۔ حضور انور کو دیکھ کر اسلام کی سچائی یاد آتی رہے گی کہ اسلام کو اگر سمجھنا ہو تو اسے قرآن کریم سے براہ راست سیکھنا چاہئے۔ حقیقی اسلام کو ریڈیکل اسلام کے ساتھ نہیں ملانا چاہئے۔ آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ میں حضور انور کے تمام جوابات سے مطمئن تھی۔ حضور کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے مجھے نئی سمتوں کی طرف راہنمائی فرمائی۔ نئے افق کی طرف راہنمائی فرمائی۔ حضور انور سے ہی میں نے اسلام کی اصل تصویر دیکھی۔

☆Cale Ristekski صاحب میسیڈونیا میں ٹی.وی کے صحافی ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس طرح کی میٹنگ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں۔ یہ سب کچھ میرے لئے نیا تھا۔ میں نے مسلمانوں کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ جلسہ پر کام کرنے والے تھکے ہوئے نہیں لگ رہے تھے۔ یہ بات میرے لئے بہت تعجب انگیز تھی کہ اتنے زیادہ افراد ایک جگہ پر تھے اور ہر کوئی اپنا کام کر رہا تھا اور کسی کو کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ میں ان لوگوں میں موجود رہا۔ ان میں سے بعض میرے دوست بن جائیں گے اور دوست تو دولت ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے بعد میں اپنے آپ کو امیر سمجھنے لگا ہوں۔ حضور انور سے ملاقات نے بھی بہت مثبت اثر چھوڑا ہے۔ حضور انور ہر سوال کا جواب دینے کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ انہوں نے ایسے جوابات دیئے گویا ان کو سوالات کا قبل ازیں علم تھا۔ آخر میں ہم نے حضور انور کیساتھ تصاویر بنوائیں۔ یہ ہر کوئی نہیں کرتا۔ یہ بھی اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ آپ ایک عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔

☆میسیڈونیا سے آنے والی ایک مہمان Rodne Deolska جو کہ ٹی.وی کی صحافی ہیں وہ کہتی ہیں: جلسہ میرے لئے بطور صحافی ایک نیا تجربہ تھا۔ صحافیوں کیلئے عالمی طور پر کوئی نیا واقعہ یا بات اہم ہوتی ہے۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ میں نے اس جلسہ کو براہ راست دیکھا اور اس سے تعارف حاصل کیا۔ جلسہ کے تمام انتظامات نے مجھ پر خاص اثر ڈالا۔ اس جلسہ سے میں نے اسلام کے بارہ میں کئی باتیں سیکھی ہیں۔ میں نے ان لوگوں کے انٹرویو لئے جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ جب میں

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

''قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

مسیڈونیا واپس جاؤں گی تو اس تمام ریکارڈنگ سے ایک ڈاکومنٹری بناؤں گی اور یہ پیغام میسیڈونین قوم تک پہنچاؤں گی۔ کہنے لگیں: حضور انور کی شخصیت بہت پروقار ہے۔ آپ ایسی شخصیت ہیں جن کے پاس ہر سوال کا جواب ہے۔ آپ ہر سوال و جواب سکون اور صبر سے دے رہے رہتے۔ یہ بات اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ عام لوگوں کے کتنے قریب ہیں۔ میرے پاس اگرچہ بہت سے سوالات تھے جو میں حضور انور سے کرنا چاہتی تھی جو نہ کرسکی لیکن اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ حضور انور کے اتنا قریب تھی۔ مجھے امید ہے کہ اگلے سال دوبارہ آؤں گی۔

☆ایک شخص نے معراج کے بارہ میں سوال کیا کہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جسمانی طور پر آسمان پر گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ معراج روحانی طور پر ایک نظارہ تھا۔ قانون قدرت کے مطابق کوئی انسان اس طرح جسمانی طور پر آسمان پر نہیں جاسکتا۔ بشری قانون لاگو ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: معراج میں آنحضرت ﷺ نے دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور دوسرے انبیاء کو بھی دیکھا۔ اس کے مطابق تو باقی انبیاء بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ زندہ ہیں۔ جبکہ ایسا نہیں ہے۔ نہ عیسیٰ زندہ ہیں اور نہ ہی باقی انبیاء زندہ ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ معراج کا واقعہ ایک روحانی نظارہ تھا۔

☆میسیڈونیا کی ایک سوشل ویلفیئر کی تنظیم میں کام کرنے والی تین خواتین نتالیا صاحبہ، اولی کک لیوا صاحبہ اور ماریجا صاحبہ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ ان خواتین نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہمارے اردگرد وہاں بہت سے مسلمان رہتے ہیں مگر اسلام کی یہ قسم اور اس کا ایسا معاشرتی مظاہرہ ہمارے لئے بالکل غیر متوقع ثابت ہوا۔ ہم نے آپ کے افراد اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی لیڈرشپ کو دیکھا ہے اور ہم اس احساس کے ساتھ واپس جائیں گی کہ وہاں کے مسلمانوں کو آپ کی جماعت کا تعارف کرواسکیں۔ یہ جماعت اور اسکے جلسے دیگر مسلمانوں کیلئے نمونہ ہیں اور ایسی پُر امن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے۔ اس دفعہ تو ہم کسی کی دعوت پر یہاں آئے ہیں مگر ہمیں امید ہے کہ آئندہ ہم مہمانوں کو ساتھ لے کر آئیں گی اور آپ کی جماعت کا تعارف میسیڈونیا کے مسلمانوں کو ہم جا کر خود کرائیں گے۔

☆ایک مہمان خاتون واسکا جولیوا صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ آپ لوگوں کی مہمان نوازی سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ ہماری رہائش بھی بہت اچھی تھی۔ اس جلسہ میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔ حضور انور کی علم سے معمور تقاریر، امن کا پیغام اور حضور انور کے خیالات بہت اچھے ہیں۔ آپ نے اسلام کا جس طرح سے ہمیں تعارف کروایا وہ بہت اچھا تھا اور ان باتوں نے مجھ پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔ موصوفہ نے کہا: ہمیں آج اس بات کا بھی اعزاز حاصل ہوا کہ حضور کے اتنے قریب ہیں۔ میں حضور کی انکساری، حضور کا لوگوں کیساتھ تعلق اور انداز گفتگو سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے ہمیں یہ موقع عطا کیا۔ اگر مجھے موقع ملا تو دوبارہ بھی ضرور حاضر ہوں گی۔

☆ایک خاتون آنیتا گوندرووا صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کرنے والے تمام احباب کی مشکور ہوں اور خوش ہوں کہ پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئی۔ اس جلسہ کے بارہ میں میرے خیالات نہایت مثبت ہیں۔ مجھے جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی نے بہت متاثر کیا۔ حضور انور کی تقاریر بھی بہت پسند آئیں۔ آپ کے پیغام نے بہت متاثر کیا۔ آپ کا انسانیت کی بھلائی کیلئے پیغام، آپ کا پُرسکون وجود، ہر چیز بہت گہرا اثر ڈالنے والی تھی۔ ملاقات کے بعد موصوفہ نے کہا: میں حضور انور سے ملاقات کرنے کے بعد بہت ہی مثبت اور خوش کن اثرات لیکر جا رہی ہوں۔ خلیفہ کے دہشت گردی کے بارہ میں صاف اور واضح خیالات نے بھی مجھے بہت متاثر کیا۔ آپ نے عورت کے مقام کے بارہ میں جو اسلامی تعلیم بیان فرمائی اور اس حوالہ سے سوالات کے جس طرح جوابات دیئے، میں اس سے بھی بہت متاثر ہوئی ہوں۔ میں آپ کی بہت مشکور ہوں۔

☆ایک مہمان خاتون ماریہ تودوروا صاحبہ نے کہا: میں پہلی مرتبہ اتنے بڑے جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ جلسہ کا کھانا بہت اچھا تھا۔ لوگوں نے میزبانی بہت اچھی کی۔ ہماری بہت خدمت کی، ہر وقت ہمارا خیال رکھا اور ہر کوئی ہر کسی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے تیار نظر آتا تھا۔ اسکے علاوہ میں تمام مقررین کی تقریروں سے بھی بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مسلمانوں کے بارہ میں کئی باتوں کا علم ہوا جنہوں نے مجھ پر مثبت اثر چھوڑا ہے۔ میں ان تجربات کو میسیڈونیا میں اپنے تمام جاننے والوں تک پہنچاؤں گی۔ مجھے اگر دوبارہ موقع ملا تو میں ضرور جلسہ میں حاضر ہوں گی۔ مجھے یہ بھی اعزاز حاصل ہوا کہ میں ذاتی طور پر حضور انور سے ملوں۔ صرف اسی بات نے کہ حضور نے ہمیں کافی وقت دیا ہے میں بہت متاثر ہوں۔ خلیفۃ المسیح نے ہمارے تمام سوالات جو کہ مذہب اور مذہب کی جزئیات کے بارہ میں تھے ان کے بہت واضح اور اچھے انداز میں جوابات دیئے۔ میرے لئے بہت بڑا اعزاز تھا کہ میں ایک نیک اور پارسا خلیفہ کی مہمان بنی۔

میسیڈونیا کے وفد کی یہ ملاقات 7 بجکر 10 منٹ تک جاری رہی۔ وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔

بلغاریہ

بعد ازاں بلغاریہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ امسال بلغاریہ سے 52 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی۔ اس میں 20 احمدی افراد تھے، جبکہ 32 غیر احمدی مہمان تھے۔ ان میں سے 43 افراد بس کے ذریعہ 30 گھنٹے کا سفر طے کر کے جرمنی پہنچے تھے۔ بلغاریہ کے وفد میں بزنس مین، وکلاء، لیکچرار، طلباء اور عام طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

☆بلغاریہ سے آئی ہوئی ایک مہمان خاتون Acenova نے کہا: میں پہلی دفعہ اس جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ بلغاریہ کے احمدیوں سے جلسہ کے بارہ میں بہت سنا تھا۔ وہاں کئی قوموں کے لوگ ایک جگہ جمع تھے۔ ہر کوئی ایک دوسرے سے عزت اور محبت سے مل رہا تھا۔ انسان اگر اپنی زندگی تبدیل کرنا چاہے تو جلسہ پر آئے۔ میں نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ دو چیزوں کا ذکر ضرور کرنا چاہتی ہوں۔ ایک تو یہاں اللہ سے محبت سکھائی جاتی ہے۔ دوسرے لوگوں میں ایک دوسرے سے محبت اور عزت سکھائی جاتی ہے۔

☆بلغارین وفد کے ایک مہمان Pyifko Anev صاحب کہتے ہیں: میں پہلی دفعہ ایسے بابرکت جلسہ میں شامل ہوا۔ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ یہاں میں نے یہ سیکھا ہے کہ صرف احمدی لوگ ایسے ہیں جو واقعی امن سکھاتے ہیں۔ عزت کرتے ہیں اور دنیا کو جنت بنانا چاہتے ہیں۔ یہاں واقعی زندگی کا نور ملتا ہے۔ ایسی روشنی جو انسان کو زندگی عطا کرتی ہے۔ میں تو اب ساری زندگی تمام لوگوں کو بتاؤں گا کہ اصل اسلام احمدیت ہے جو دنیا میں امن کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

☆بلغاریہ کے وفد کے ایک مہمان Pdemirov صاحب کہتے ہیں: مجھے حضور کے خطاب نے جس میں انسان سے محبت کا ذکر تھا بہت متاثر کیا۔ اسی طرح بچے جب پانی پلاتے تھے اور بہت محبت سے بولتے تھے تو بہت اچھا لگتا تھا۔ جس قوم کے بچے ایسے ہوں اس کا مستقبل محفوظ ہے۔

☆بلغاریہ کے وفد میں ایک عورت جو کہ آرتھوڈوکس عیسائی ہیں وہ بھی شامل تھیں۔ وہ کہتی ہیں: جلسہ میں شامل ہو کر سکون ملا ہے۔ امن، محبت ایک دوسرے کی عزت اور اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کا جو سبق یہاں سے ملا ہے اللہ کرے دنیا کے تمام مذاہب یہاں سے سیکھیں۔ اپنے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆بلغاریہ کے ایک دوست Malin صاحب دوسری دفعہ اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر جلسہ پر آئے تھے۔ ان کے ایک بیٹے یوسف صاحب نے بتایا کہ میں اب اردو سیکھ رہا ہوں۔ Malin صاحب خود بیان کرتے ہیں کہ میں دوسری دفعہ جلسہ میں حاضر ہوا ہوں لیکن اگر سو سال بھی زندہ رہوں تو یہی خواہش ہے کہ ہر دفعہ شامل ہوں اور ساری برکات جو اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے ہیں ہمیں ملتی رہیں۔ گزشتہ سال میں اکیلا آیا تھا، اب اپنے دو بیٹوں کو لیکر آیا ہوں۔ ہم نے جو کچھ یہاں دیکھا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ میں اپنے بچوں کو دکھانا چاہتا تھا کہ کس طرح ایک دوسرے کی عزت واحترام کرتے ہیں اور کس طرح دنیا کی مختلف قومیتوں کے لوگ مل جل کر پیار اور محبت کیساتھ ایک جگہ پر رہ سکتے ہیں۔ میرے بچوں کو بھی یہ جلسہ اور انتظامات بہت اچھے لگے۔

☆بلغاریہ سے ایک عیسائی خاتون Desislaya صاحبہ جو سائیکالوجی کی لیکچرار ہیں جلسہ میں شامل ہوئیں۔ وہ کہتی ہیں: میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ یہ جلسہ تو ایک معجزہ ہے، یہاں محبت، امن، عزت ملتی ہے۔ میں نے کوئی جھگڑا نہیں دیکھا، ہر کوئی ایک دوسرے کی خدمت کر رہا تھا۔ مسکراتے چہروں سے ملتے تھے۔ میں پرہیزی کھانا کھاتی ہوں۔ ہزاروں لوگوں میں مجھے پرہیزی کھانا دیا جاتا رہا۔ بیمار ہوئی تو فوراً دوائیاں دی گئیں۔ کوئی VIP نہ تھا سب برابر تھے۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ نے بہت متاثر کیا، انسان سے محبت، پردہ پوشی،

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 / مئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 / مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ایک دوسرے کی مدد کرنا، ایک دوسرے کی غلطیوں کا اظہار دوسروں کے سامنے نہ کریں بلکہ اس کیلئے دعا کریں۔ آپ نے جو تعلیمات بیان فرمائی ہیں میں سوچتی رہی کہ کاش آج ساری دنیا آپ کی آواز سنے۔ اگر دنیا سیدھے راستے پر آنا چاہتی ہے تو اسے آپ کی شخصیت اور آواز کی طرف آنا ہوگا۔ آپ کی تعلیمات کو ماننا ہوگا۔

☆ایک نوجوان نے اپنی انگوٹھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برکت کیلئے پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت یہ انگوٹھی کچھ دیر کیلئے پہنی اور پھر موصوف کو واپس عطا فرمائی۔

بلغاریہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ یہ ملاقات 7:30 بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں شامل بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اٹلی

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ملک اٹلی سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ اٹلی سے 7 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆ایک Phd ڈاکٹر خاتون بھی اس وفد میں شامل تھیں۔ موصوفہ کا تعلق عیسائیت سے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو ایک مسلمان کی طرح لگ رہی ہیں۔ آپ خود کچھ نہیں کر رہی جو بھی ہوتا ہے اللہ کی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ میرا جلسہ سالانہ کا تجربہ بہت اچھا رہا۔ جلسہ پر تو ہر طرف امن، محبت کا ہی پیغام تھا۔ جب واپس جاؤں گی تو لوگوں کو بتاؤں گی کہ کس طرح 40 ہزار لوگ ایک جگہ پر بغیر کسی مشکل کے محبت اور امن کے ساتھ موجود تھے، کوئی لڑائی جھگڑا، لڑائی نہیں تھی۔ تمام داخلی اور خارجی راستوں پر لوگ بڑے سکون کے ساتھ گزر رہے تھے، کوئی دھکم پیل نہیں تھی۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ میں خواتین کی طرف بھی گئی تھی وہاں بھی خواتین اور بچے آزادی کے ساتھ اپنے پروگرام کر رہے تھے۔

☆ایک خاتون جو اپنے خاوند کے ساتھ آئی تھیں، اس نے عرض کیا کہ میں نے گزشتہ سال بیعت کی تھی۔ میں نے پہلے بیعت کی تھی بعد میں میری شادی ہوئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کو فرمایا کہ اپنا دینی علم بڑھائیں۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں اپنے والدین کیلئے دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ ان کو قبول احمدیت کی توفیق دے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

بعد ازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ اٹلی کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 7 بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔

بورکینا فاسو

بعد ازاں ملک بورکینا فاسو سے آنے والے وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ بورکینا فاسو سے وہاں کے امیر جماعت کے علاوہ نیشنل سیکرٹری تعلیم جو وہاں کے ہائی اسکول کے پرنسپل بھی ہیں اور ایک مقامی معلم آئے تھے۔

☆معلم صاحب نے بتایا کہ انہوں نے 1994 سے 1997 تک جامعۃ المبشرین غانا سے تعلیم حاصل کی ہے۔ حضور انور نے نیشنل سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ آپ کو یہاں کا جلسہ سالانہ کیسا لگا۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ یہاں سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماشاء اللہ بورکینا فاسو کی جماعت مخلص ہے۔ نظام کو بہت بہتر رنگ میں follow کر رہی ہے۔ افریقہ کی بہت سی جماعتوں سے آگے ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔

سیکرٹری تعلیم اور پرنسپل ہائی اسکول نے عرض کیا کہ بورکینا فاسو میں جماعت کے ہائی اسکول نہیں ہیں۔ صرف ایک ہی ہائی اسکول ہے۔ اب مزید ہائی اسکول کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ حکومت کے ہائی اسکول کا معیار اچھا نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں نے پہلے ہی ہدایت دی ہے کہ پرائمری اسکول کھولتے چلے جائیں۔ اس وقت آپ کے پاس پانچ پرائمری اسکول ہیں۔ اب پروگرام بنائیں اور ہر سال تین چار پرائمری اسکول کھولیں۔ پہلے پرائمری اسکول بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا ایک ہائی اسکول کا بھی پلان کریں اور پروگرام بنا کر بھجیں۔ پہلے Feasibility رپورٹ تیار کر کے بھجوائیں۔ غور کریں کہ کس جگہ بنانا ہے۔ فرمایا اسکول بھی مختلف Phases میں بنتے ہیں۔ ضرورت کے بعد سال دو سال بعد ایک دو کمروں کا اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اسکول کی تعمیر مکمل ہو جاتی ہے۔ افریقہ میں اسی طرح بناتے ہیں۔ ساتھ ساتھ توسیع کرتے رہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ایک پرائمری سکول کا انتخاب کر کے اس میں تین کمرے بنالیں تو پرائمری کے ساتھ ہائی اسکول بھی شروع کر سکتے ہیں۔ اس طرح پہلے ایک اسکول کو پرائمری سے ہائی تک لے جائیں اور دوسری دو جگہوں پر پرائمری اسکول کھول لیں۔ ہائی اسکول کھولنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ پہلے دیکھیں کہ کوالیفائیڈ اساتذہ مل جاتے ہیں۔ اس کے بعد اسکول کھولنے کی مزید کارروائی ہوگی۔ بورکینا فاسو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 7 بجکر 50 منٹ تک جاری رہی۔

فیملی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 5 فیملیز کے 20 افراد اور 2 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی جماعتوں Russelsheim، Mannheim اور Watzler کے علاوہ بیرونی ممالک غانا، ٹوگو اور آذربائیجان سے آنے والے افراد بھی شامل تھے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 25 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم مبارک محمود، سرباز علی چوہدری، صبور احمد غوری، تحسین محمود، نفیس احمد، اویس احمد، ابتسام احمد، باسل احمد طور، کامران حمید، عاکف احمد، نجیب احمد، عزیزہ ایمن خان، باسمہ صدیق، مناہل محمود، عافیہ کرن احمد، فائزہ احمد، فریحہ ندیم، آفرین بشیر، ملیحہ محمود، عمارہ احمد، زارا ناصر، تحریم باجوہ، امرزش اظہر، صباحہ ظفر، عیشہ احمد

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے 14 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور اس دوران تشریف فرما رہے۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 29؍اگست 2017 (بروز منگل)

جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرنکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ فرنکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح 10 بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احباب جماعت دو رویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت احباب جماعت کے درمیان تقریباً 10 منٹ تک رونق افروز رہے۔ ہر چھوٹے بڑے نے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ 10 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کیلئے بہت گراں تھے۔

فرنکفرٹ (جرمنی) سے لندن جاتے ہوئے راستہ میں بلجیم کے مشن ہاوس بیت السلام (برسلز) میں رکنے کا پروگرام تھا۔ فرنکفرٹ سے برسلز تک کا فاصلہ تقریباً 400 کلومیٹر ہے۔

فرنکفرٹ سے برسلز جاتے ہوئے جرمنی کے شہر آخن سے آگے ملک بلجیم کی حدود شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں بارڈر پر جماعت بلجیم سے مکرم امیر صاحب بلجیم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، مکرم اسد مجیب صاحب مبلغ سلسلہ و جنرل سیکرٹری، مکرم توصیف احمد

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

صاحب مبلغ سلسلہ وصدر خدام الاحمدیہ، مکرم افضال احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا اور مکرم مبشر ہاشمی صاحب انچارج مسجد کمیٹی پر مشتمل وفد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ یہاں بغیر رُکے ہی سفر جاری رہا اور آگے جا کر بلجیم سے آنے والی گاڑی نے قافلہ کو lead کیا۔

بیت السلام (برسلز) میں حضور انور کی آمد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 2 بجکر 10 منٹ پر احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام (برسلز) تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد وخواتین اور نیشنل عاملہ کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں کی تعداد ساڑھے سات سو کے قریب تھی۔ یہ لوگ مرد وخواتین بلجیم کی 13 جماعتوں سے آئے تھے اور صبح سے ہی مشن ہاؤس میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ان میں عرب نومبائعین بھی شامل تھے۔ ہر کوئی پیارے آقا کا دیدار کر کے خوشی ومسرت سے معمور تھا۔ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب امیر جماعت بلجیم اور مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بلجیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ عزیزم تنزیل احمد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھول پیش کئے جبکہ عزیزہ عدیلہ شریف نے حضرت بیگم صاحبہ مد ظلہا اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نمازوں کی ادائیگی کیلئے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگائی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2 بجکر 30 منٹ پر مارکی میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مبلغ انچارج صاحب سے مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور نومبائعین کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ نومبائعین کتنے آئے ہیں؟ ان میں مرد کتنے ہیں اور خواتین کتنی ہیں؟ اس پر مبلغ انچارج صاحب نے عرض کیا کہ نومبائعین میں سے 20 مرد اور 15 خواتین ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت احباب کے کھانے کے انتظام کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا جس پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ تمام احباب کیلئے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے اور 3 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال سے باہر تشریف لائے تو بچے ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ یو.کے. میں تعلیم حاصل کرنے والے بلجیم کے طالب علم عزیزم سفیر احمد صاحب سے ان کی رخصتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج صاحب اور مکرم اسد مجیب صاحب مبلغ سلسلہ وجنرل سیکرٹری بلجیم جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آج تو بہت گرمی ہے۔ افریقہ یاد آ گیا۔ آج افریقہ کی یادیں تازہ ہوئی ہیں۔ (بلجیم میں اُس روز سخت گرمی تھی)

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم اسد مجیب صاحب (جنرل سیکرٹری) سے دریافت فرمایا کہ مارکی کب لگی تھی۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکورٹی کے انتظامات کے حوالہ سے ہدایت فرمائی کہ سیکورٹی کے انتظامات اچھے ہونے چاہئیں۔

بعد ازاں مکرم امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، نائب جنرل سیکرٹری مکرم جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبد اللہ سپرا صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ جرمنی سے یہ احباب حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ اسی طرح بلجیم کے مبلغین مکرم محمد مظہر صاحب، مکرم ارسلان احمد صاحب، مکرم حسیب احمد صاحب، مکرم توصیف احمد صاحب، مکرم اسد مجیب صاحب، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بلجیم نے بھی شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

اسکے بعد پروگرام کے مطابق 3 بجکر 40 منٹ پر یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف روانگی ہوئی اور 5 بجکر 30 منٹ پر چینل ٹنل آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اسی طرح بلجیم سے مکرم امیر صاحب بلجیم، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بلجیم، مکرم انور حسین صاحب نائب امیر، مکرم اسد مجیب صاحب مبلغ سلسلہ وجنرل سیکرٹری، مکرم افضال احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم توصیف احمد صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کیلئے رخصت کرنے کیلئے قافلہ کیساتھ آئے۔

پاسپورٹ امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد 6 بجکر 40 منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ ہوئیں اور یہ ٹرین 6 بجکر 50 منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً 10 منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق 7 بجکر 30 منٹ اور برطانیہ وقت کے مطابق 6 بجکر 30 منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔ (برطانیہ کا وقت فرانس کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)

مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت یو.کے.، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یو.کے.، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو.کے.، مکرم مرزا ناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ یو.کے.، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب دفتر وکالت تبشیر لندن، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

مسجد فضل لندن میں ورود مسعود

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد شام 8 بجے مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں:

حضرت سیدہ امتہ السبوح صاحبہ مد ظلہا اللہ تعالیٰ (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)، مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص لندن)، مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)، مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)، مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)، مکرم خواجہ قدوس صاحب (شعبہ حفاظت)، مکرم محمود احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)، مکرم حماد مبین صاحب مبلغ سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، خاکسار عبد الماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے 2 طلباء عزیزم ارسلان وڑائچ صاحب اور عزیزم فرخ طاہر صاحب اور جامعہ احمدیہ یو کے کے طالب علم عزیزم مشہود احمد خان صاحب جو ان دونوں وقف عارضی پر یہاں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت بجا لا رہے تھے ان کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

علاوہ ازیں مکرم ندیم احمد امینی صاحب، مکرم ناصر احمد امینی صاحب، مکرم ڈاکٹر جدران صاحب اور مکرم عبد الرحمٰن صاحب کو قافلہ کی گاڑیاں ڈرائیو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ایم .ٹی .اے. انٹرنیشنل (یو.کے) کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کا خطبہ جمعہ، مسجد کا افتتاح اور وفود کے ساتھ میٹنگز، حضور انور کے انٹرویوز اور دیگر

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور جلسہ سالانہ کے پروگراموں کی LIVE ٹرانسمیشن کیلئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔مکرم منیر احمد عودہ صاحب، مکرم سفیر الدین قمر صاحب، مکرم عدنان زاہد صاحب، مکرم سلیمان عباسی صاحب۔

ایم.ٹی .اے.کی ٹیم کے علاوہ مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن تصاویر نے بھی اس میں شمولیت کی سعادت پائی۔جرمنی سے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب اس سفر کے دوران بطور ڈاکٹر قافلہ کے ساتھ رہے۔ان احباب کے علاوہ جرمنی سے مکرم عبداللہ سپرا صاحب کو بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔اللہ تعالیٰ ان سب احباب کیلئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بلجیم میں قیام 2 گھنٹے سے بھی کم عرصہ پر مشتمل تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس مختصر قیام نے بھی یہاں کے احباب جماعت اور خصوصاً عرب نومبائعین کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑا اور ان کی زندگیوں میں ایک نمایاں روحانی تبدیلی پیدا ہوئی۔ان کی اپنے پیارے آقا کی دیدار کی پیاس بجھی اور یہ لوگ خوب سیراب ہوئے اور اللہ کے فضلوں کے وارث بنے۔ ان میں سے چند نومبائعین کے تاثرات ذیل میں درج کئے جارہے ہیں:

☆محمد الغزروی صاحب جن کا تعلق مراکش سے ہے وہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:حضور انور کو دیکھ کر اور مل کر بہت سی برکتیں سمیٹنے کی سعادت ملی۔حضور کا یہ دورہ ہماری روحانیت میں بھی ترقی کا باعث بنا۔ یہاں بلجیم میں بہت سے عرب احمدی ہیں لیکن اپنے کام کی مجبوری کی وجہ سے حضور انور کو زیادہ ملنے کا موقع نہیں ملتا لیکن حضور کے اس بابرکت دورے کی وجہ سے سب عرب احمدی باوجود کام کی مجبوری کے دُور دُور سے آکر آج ایک جگہ اکٹھے ہوگئے اور حضور کا یہ بابرکت دورہ ہمارے لئے کسی روحانی مائدے سے کم نہیں تھا۔ موصوف نے کہا:میں بیان نہیں کرسکتا کہ حضور کی یہاں آمد ہمارے لئے کتنی بابرکت تھی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ کرے کہ حضور انور کے اسی طرح بلجیم کی سرزمین پر زیادہ سے زیادہ قدم پڑتے رہیں تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ برکتیں سمیٹنے والے ہوسکیں۔

☆بشیر بن خیلہ صاحب جن کا تعلق الجیریا سے ہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:میں اس سال بڑا خوش قسمت رہا ہوں کہ حضور انور سے دو بار ملنے کی سعادت نصیب ہوئی ایک دفعہ جرمنی جلسہ پر اور دوسری دفعہ یہاں حضور انور کے بلجیم میں مختصر قیام کے دوران، جہاں حضور انور کو دیکھنے اور آپ کی اقتداء میں نماز ظہر وعصر ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔حضور انور کی آمد سے ایک بھائی چارے اور محبت کا ماحول تھا۔مختلف قومیت کے لوگوں سے بھی ملنے کا موقع ملا۔اللہ کرے کہ حضور اسی طرح بلجیم بار بار تشریف لاتے رہیں تا کہ ہم برکتیں سمیٹتے رہیں۔

☆ایک خاتون عائشہ مظفر صاحبہ نے بیان کیا:پہلے تو میں بہت پریشان تھی کہ میں جرمنی کے جلسہ میں شامل نہیں ہوسکی اور حضور انور کا دیدار بھی نہیں کرسکی لیکن جونہی علم ہوا کہ حضور جرمنی سے لندن واپس جاتے ہوئے بلجیم میں بھی قیام فرمائیں گے تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔اس طرح مجھے حضور انور کو دیکھنے کا موقع مل گیا۔سب سے خوشی والی بات میرے لئے یہ تھی کہ جب پیارے آقا نیچے لجنہ کے ہال میں تشریف لائے ۔میں حضور انور کو دیکھ کر اپنے آنسو روک نہیں پائی۔

☆ توفیق جاموئی صاحب جن کا مراکش سے تعلق ہے،انہوں نے بیان کیا:حضور انور کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور ہمارے لئے یہ بڑی خوش نصیبی کی بات تھی۔اسی طرح حضور انور کی قیادت میں نماز ظہر وعصر ادا کرنے کی بھی سعادت ملی۔

☆ایک اور خاتون Ghuzlan Albans Alim صاحبہ کا بھی تعلق مراکش سے ہے اور بلجیم میں مقیم ہیں،انہوں نے اپنی بزرگ والدہ کے تاثرات کی عکاسی کرتے ہوئے کہا:میری والدہ نے 2011 میں بیعت کی تھی اور اس کے بعد کبھی بھی جلسہ یوکے میں شامل ہونے سے نہیں رہیں۔لیکن پچھلے دو سال سے بیماری اور کمزوری کے باعث یوکے اور جرمنی کے جلسہ میں شامل نہیں ہوسکیں اور ان کیلئے یہ بڑی دُکھ کی بات تھی کہ وہ حضور انور کی اقتداء میں نمازیں نہیں ادا کر پارہیں۔لیکن حضور انور کا یہ بلجیم کا بابرکت دورہ ان کیلئے بہت بڑی نعمت تھی اور ان کیلئے بہت خوشی کا موقع تھا۔حضور انور کے مشن ہاؤس میں تشریف لانے سے قبل میری والدہ بھی باقی مستورات کے ساتھ شدید دھوپ اور گرمی میں اپنے آقا کے استقبال کیلئے منتظر تھیں۔ جیسے ہی حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس میں داخل ہوئی اور حضور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو میری والدہ اپنے آنسو روک نہ پائیں۔اس کے بعد حضور انور کی قیادت میں نماز ظہر وعصر ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میری والدہ کیلئے سب سے زیادہ خوشی کا موقع وہ تھا جب حضور اچانک نیچے لجنہ ہال میں تشریف لائے۔اس وقت ساری لجنہ سوائے چند ایک کے کھانے میں مصروف تھیں اس لئے میری والدہ کو بڑے قریب سے حضور کا دیدار کرنے کا موقع ملا۔ حضور انور نے وہاں موجود ایک لجنہ سے میری والدہ کے بارہ میں پوچھا تو حضور انور کو بتایا گیا کہ حضور انہوں نے ہر سال جلسہ یوکے میں شمولیت کی ہے اور آپ سے ملنے کا بھی کوئی موقع نہیں جانے دیتیں لیکن دو سال سے کافی بیمار ہیں اس لئے جلسہ وغیرہ میں شامل نہیں ہو سکیں اور اب آپ سے دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہیں جس پر حضور انور نے فرمایا کہ ’’میں ان کو جانتا ہوں۔‘‘ میری والدہ کیلئے یہ بڑا بابرکت اور خوشی کا موقع تھا اور حضور انور کا یہاں مختصر قیام ان کیلئے اس لحاظ سے بھی بابرکت تھا کہ ان کو اس طرح حضور انور سے ملنے اور دعا کی درخواست کرنے کا موقع مل گیا۔

☆جبریل تورے صاحب جن کا تعلق آئیوری کوسٹ سے ہے کہتے ہیں:حضور کا دیدار کرنے سے ہمیں بہت خوشی ہوئی، حضور کی اقتداء میں نماز بھی پڑھی جس سے ہمارے اندر ایک روحانی جوش پیدا ہوا۔اللہ کے فضل سے یہی مواقع ہیں جن سے ہمیں بہت فائدہ اٹھانا چاہئے۔حضور کو دیکھ کر دل میں ایک تسلی سی بیٹھ جاتی ہے۔اس لئے حضور کے پیچھے نماز ادا کرنا ایک بہت فائدہ منداور روحانیت کو اُبھارنے والا موقع ہوتا ہے۔

☆ موسیٰ حسن صاحب جن کا تعلق گھانا سے ہے انہوں نے بیان کیا:الحمد للہ ہمیں حضور کی آمد پر بہت خوشی ہوئی اور ہم اپنے تمام کاروبار چھوڑ کر حضور انور کے دیدار کیلئے یہاں آج جمع ہوئے ہیں۔حضور انور کی موجودگی سے ہم احمدی اپنے پیارے خلیفہ سے برکتیں حاصل کررہے ہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنی خوشی کا اظہار کرسکوں۔

☆عثمان ماتی صاحب جن کا تعلق نائیجر سے ہے،وہ کہتے ہیں:میں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں کہ حضور کی آمد ہم سب کیلئے ایک بہت بڑی نعمت تھی۔ ہمیں حضور کی اقتداء میں ظہر وعصر کی نمازیں ادا کرنے کا موقع ملا۔ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیں ہمیشہ سیدھی راہ پر چلاتا چلا جائے اور اپنے ایمان کیلئے یہ ایک بہت اہم دعا ہے۔نماز ہی ہمارا سب کچھ ہے اور اسی سے ہم اپنے خالق کی پناہ میں آسکتے ہیں اور اس کے فضلوں کی بارش حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔

☆مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بلجیم بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومبائعین اب جماعت کا فعال حصہ بن گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی تیاری کیلئے انہوں نے بھی بڑھ چڑھ کر وقار عمل میں حصہ لیا۔ جب ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کو فرانس کی بندرگاہ Calais سے روانہ کرنے کے بعد قریباً 8 بجے کے قریب واپس مشن ہاؤس پہنچے تو دیکھا کہ تمام خدام وقار عمل ختم کر چکے تھے اور چار نومبائعین مشن ہاؤس میں ہی ہمارا انتظار کررہے تھے۔کہنے لگے کہ ہم آپ کا اس لئے انتظار کررہے تھے کہ آپ واپس آئیں اور ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تبرک دیں۔ان میں سے ایک نومبائع نے تو جس پانی کی بوتل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانی پیا تھا اسے بھی لے لیا اور کہا کہ میں اسے بھی برکت کیلئے اپنے پاس سنبھال کر رکھوں گا۔

اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ بخیر وعافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

......☆......☆......☆......

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 ستمبر 2017 بروز جمعرات 12 بجے دوپہر محمود ہال (مسجد فضل لندن) میں تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ جمیلہ عطا صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب مرحوم، آف بالہم یوکے)

3 ستمبر 2017ء کو لمبی علالت کے بعد 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت نبی بخش صاحب کشمیری رضی اللہ عنہ کی پوتی، حضرت عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی کی نواسی اور حضرت چوہدری میراں بخش صاحب کی بہو تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، قرآن کریم کی خوش الحانی سے تلاوت کرنے والی بہت نیک اور صالح خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ والہانہ تعلق تھا۔ بچوں کو بھی ہمیشہ جماعت کے ساتھ وفاداری اور پختہ تعلق قائم رکھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد اسلم خالد صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کی خوش دامنہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ نعیمہ شکیل صاحبہ
(اہلیہ مکرم پروفیسر شکیل احمد منیر صاحب مرحوم، کراچی)

2 ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم پروفیسر محمد صاحب مرحوم آف مدراس کی بیٹی اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مرحوم (سابق وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ) کی بھانجی تھیں۔ آپ تدریس کے شعبہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ نے اپنے خاوند کے شانہ بشانہ گھانا، نائیجیریا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں جماعت کی نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کی پابند، کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی، غریبوں کی ہمدرد، بہت ملنسار اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(2) مکرم وسیم محمد صاحب (ابن مکرم جمال محمد صاحب، صدر جماعت راؤرکیلا صوبہ اُڈیشہ، انڈیا)

3 ستمبر 2017ء کو ایک حادثے میں 50 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو مقامی جماعت راؤل کیلا میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، خدمت دین میں پیش پیش، بہت ہر دلعزیز اور فدائی انسان تھے۔ مرکزی نمائندگان کا بہت احترام اور عزت کرتے تھے۔ لازمی چندہ جات کی ادائیگی بڑی باقاعدگی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ سکینہ جبین صاحبہ (آف پاکستان)

20 اگست 2017ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کرکے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ مرحومہ کو قرآن کریم سے بے حد لگاؤ تھا۔ آپ نے عربی گرامر کا علم حاصل کرکے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھا جو آپ لجنہ کو بھی بڑے شوق سے سکھایا کرتی تھیں۔ آپ کو جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا۔ اپنی بہو اور بیٹیوں کو بھی جماعتی کام کرنے سے کبھی منع نہیں کرتی تھیں۔ آپ کو اسلام آباد کے دو حلقوں G8/4 اور G6/1 میں لجنہ کی صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ جماعتی لٹریچر کا وسیع مطالعہ تھا۔ تبلیغ کا بھی بڑا شوق تھا اور جماعتی وفود کے ساتھ دوسرے علاقوں میں جاکر تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ خلافت سے بے انتہا عقیدت کا تعلق تھا۔ غریبوں کی ہمدرد، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت نیک، صالحہ اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح فرمودہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 اکتوبر 2015ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ نورالعین قدسیہ مجوکہ بنت مکرم ڈاکٹر مسعود احمد مجوکہ صاحب کا ہے جو عزیزم زبیر شریف احمد ولد مکرم شریف احمد صاحب کے ساتھ پچیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ ہُما رباب بنت مکرم کاشف محمود صاحب لاہور کا ہے جو عزیزم صہیب احمد ابن مکرم ظہیر احمد صاحب کارکن ایم ٹی اے لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل ان کے ماموں ظہیر احمد صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دعا کریں اللہ تعالیٰ کرے یہ آج قائم ہونے والے رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں، ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں، اور ان سے آئندہ احمدیت کی نیک نسلیں پیدا ہونے والی ہوں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 1 ستمبر 2017)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
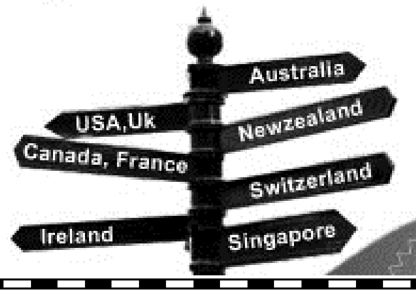

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعتی رپورٹیں

جماعت احمدیہ برہ پورہ میں تقریب سنگ بنیاد

جماعت احمدیہ برہ پورہ ۔بھاگلپور ،بہار میں مورخہ 8 محرم 1439ھ بمطابق 29/ستمبر 2017 بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے حضرت مولانا حسن علی صاحبؓ بھاگلپوری صحابی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی یاد میں احمدیہ مسجد کے احاطہ میں ایک یادگاری ہال کی تعمیر کے سلسلہ میں تقریب سنگ بنیاد منعقد کی گئی ۔اس تقریب میں جماعت احمدیہ بھاگلپور، برہ پورہ، مونگھیر، خانپور ملکی ،جمگاؤں اور قادیان سے احباب جماعت نے شرکت کی ۔تقریب کا آغاز اجتماعی دعا سے ہوا۔ بعدازاں تمام شاملین نے رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ کا ورد کرتے ہوئے یادگاری ہال کی بنیاد میں ایک ایک اینٹ رکھی ۔اس موقع پر غربا کو کھانا اور مٹھائی بھی تقسیم کی گئی ۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر جہت سے بابرکت فرمائے آمین

(محمد عبدالباقی ،امیر ضلع بھاگلپور)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مہاراشٹرا

مورخہ 16۔17/ستمبر 2017 کو مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مہاراشٹرا نے اپنا پہلا دوروزہ سالانہ اجتماع منعقد کیا جس میں مہاراشٹر کی تمام مجالس نے شرکت کی ۔ اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے پڑھائی ۔نماز فجر کے بعد مکرم وجاہت احمد صاحب مربی سلسلہ نے ’’تنظیم خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کی غرض وغایت‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔صبح گیارہ بجے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی ۔تلاوت قرآن کریم عزیزم ندیم احمد عثمان آباد نے کی ۔عہد کے بعد مکرم کاشف احمد رائچوری صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی ۔بعدہ صدر مجلس نے خطاب کیا جس میں آپ نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔بعدازاں خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے ۔دوسرے دن مورخہ 17/ستمبر کے پروگراموں کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے ۔اختتامی تقریب ٹھیک ساڑھے بارہ بجے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔تلاوت قرآن کریم مکرم محمد عبدالعلیم قریشی صاحب نے کی ۔عہد کے بعد شیخ طاہر صاحب مربی سلسلہ اوران کے ساتھیوں نے ایک ترانہ پیش کیا۔بعدہ علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کیے گئے ۔بعدہ صدر مجلس نے خطاب کیا جس میں آپ نے خدام کو نیکیوں میں آگے بڑھنے کی تلقین کی ۔دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(سید عبدالہادی کاشف ،مبلغ انچارج ممبئی)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع شموگہ وچترڈرگ

مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ وچترُ دُرگ نے مورخہ 23،24/ستمبر 2017 کو اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔مکرم مصدق احمد صاحب بطور نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت شامل ہوئے ۔صبح ساڑھے نو بجے افتتاحی تقریب مکرم ایم خلیل احمد صاحب امیر ضلع شموگہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔تلاوت قرآن کریم مکرم ایم مقبول احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی ۔اس کا کنڑ زبان میں ترجمہ مکرم ایم طاہر احمد صاحب نے پیش کیا۔عہد مجلس مکرم مصدق احمد صاحب نے دہرایا۔مکرم طاہر احمد مبین صاحب نے ایک نظم پیش کی ۔ بعدہ مکرم عبدالواحد خان صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی ۔بعدازاں مکرم طارق سلمان صاحب مبلغ انچارج شموگہ،مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر جماعت شموگہ،مکرم مصدق احمد صاحب اور صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ بعدہ صدر جلسہ نے دعا کروائی ۔ جسکے بعد اجتماع کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔مورخہ 24 ستمبر کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی ۔نماز فجر اور درس کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے ۔ شام 6 بجے اختتامی تقریب مکرم ایم خلیل احمد صاحب امیر ضلع شموگہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔تلاوت قرآن کریم مکرم ایم ظفر اللہ ساگر صاحب نے کی ۔عہد اور نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالواحد خان صاحب مبلغ سلسلہ شموگہ نے تقریر کی ۔بعدہ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کیے گئے ۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔اس اجتماع میں 200 سے زائد احباب جماعت نے شرکت کی جس میں خدام واطفال کی حاضری 115 تھی۔

(طارق احمد ادریس،مبلغ سلسلہ شموگہ، کرناٹک)

جماعت احمدیہ بھدرواہ میں ہفتہ قرآن کریم اور تقریب آمین

جماعت احمدیہ بھدرواہ صوبہ جموں کشمیر میں مورخہ 10 تا 17 ستمبر 2017 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔روزانہ بعد نماز مغرب تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد قرآن کریم کی عظمت ،اہمیت اور برکات اور پاکیزہ تعلیمات کے متعلق تقریر ہوئی ۔مورخہ 17 ستمبر کو اطفال اور ناصرات کی تقریب آمین منعقد ہوئی ۔اس میں دو بچوں کو قرآن کریم ناظرہ کا بھی آغاز کرایا گیا۔مکرم طاہر احمد نائک صاحب مبلغ سلسلہ بھدرواہ نے قرآن مجید کی اہمیت وبرکات کے متعلق بچوں کو بتایا۔آخر پر بچوں کو انعامات دیئے گئے ۔

(عبدالحفیظ فانی،صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ مجلس انصاراللہ سری نگر صوبہ جموں کشمیر کے زیر انتظام احمدیہ مسجد سری نگر میں مورخہ 17/ستمبر 2017 کو مکرم نصیرالدین وانی صاحب امیر جماعت احمدیہ سری نگر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم بشیر احمد وانی صاحب نے کی ۔ بعدہ مکرم اعجاز احمد نائک صاحب ،مکرم مولوی عارف احمد نائک صاحب اور مکرم طاہر احمد نائک صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں ایک نعت پیش کی ۔ بعدازاں مکرم مولوی لئیق احمد نائک صاحب مبلغ انچارج سری نگر اور مکرم مولوی عبدالرشید ضیاء صاحب نے سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی ۔ بعدہ ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولوی عبدالرشید ضیاء صاحب نے احباب جماعت کے سوالوں کے جواب دیئے ۔خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد سلیم زاہد، زعیم انصاراللہ سری نگر)

☆ جماعت احمدیہ یاری پورہ میں مورخہ 20 ستمبر 2017 کو مجلس انصاراللہ کی جانب سے مکرم میر عبدالرشید صاحب نائب امیر یاری پورہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم ڈاکٹر اکرام اللہ صاحب نے کی ۔مکرم جوہر اقبال صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پیش کی ۔ بعدہ مکرم وسیم احمد خان صاحب ناظم انصاراللہ کولگام نے ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عدیم المثال عفو وکرم‘‘ کے موضوع پر تقریر کی ۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(اعجاز احمد لون، زعیم انصاراللہ یاری پورہ)

دیناج پور۔بنگال کے سیلاب زدگان میں رِلیف کی تقسیم

ضلع دیناج پور۔بنگال میں مورخہ 20/اگست 2017 کو شدید سیلاب کے باعث ہیومینٹی فرسٹ انڈیا کی جانب سے سیلاب سے متاثر افراد میں رِلیف تقسیم کی گئی ۔ پروگرام کے مطابق علاقہ کی لوکل انتظامیہ کو اس کار خیر سے مطلع کیا گیا۔ بعدہ مرکز کی طرف سے بھجوائے گئے خشک کھانے پر مشتمل 600 پیکٹس آٹھ دیہات میں تقسیم کیے گئے ۔اس موقع پر لوگوں کو ہیومینٹی فرسٹ انڈیا کا تعارف بھی کرایا گیا۔

(فیروز احمد ندیم ،مبلغ انچارج کشمنڈی، بنگال)

جماعت احمدیہ ہسری ضلع رانچی کی تعلیمی وتربیتی مساعی

☆ **جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:** مورخہ 24 ستمبر 2017 کو جماعت احمدیہ ہسری ضلع رانچی میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم عزیزم عبدالباسط نے کی ۔نظم مکرم نجم الھدیٰ قمر صاحب نے پڑھی ۔ بعدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تین تقاریر ہوئیں ۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ **تین روزہ تعلیمی وتربیتی کیمپ:** مورخہ 22 تا 24 ستمبر 2017 کو جماعت احمدیہ ہسری ضلع رانچی میں مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا تین روزہ تعلیمی وتربیتی کیمپ منعقد ہوا جس میں تعلیمی وتربیتی کلاسز کے علاوہ روزانہ ایک گھنٹہ مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا۔

☆ **بک اسٹال:** مورخہ 7 تا 17 ستمبر 2017 کو ضلع رانچی میں لگنے والے انٹرنیشنل بک فیئر میں جماعت احمدیہ کو بھی اپنا بک اسٹال لگانے کی توفیق ملی ۔ بک اسٹال کا آغاز اجتماعی دعا سے کیا گیا جو مکرم مسعود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ رانچی نے کرائی ۔اس اسٹال کے ذریعہ گردونواح کے سینکڑوں افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔

(محمد شکور عالم،مبلغ انچارج رانچی)

تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ پارولی ،مورینہ صوبہ ایم .پی میں مورخہ 30 ستمبر 2017 کو اسلامی مہینے محرم کے متعلق ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے ماہ محرم کے متعلق تاریخی معلومات دیں ۔اس موقع پر ایک ڈاکیومنٹری بھی ماہ محرم کے متعلق احباب جماعت کو دکھائی گئی ۔اس جلسہ سے غیر احمدی احباب نے بھی استفادہ کیا۔

(حلیم خان شاہد،مبلغ سلسلہ پارولی مورینہ ایم پی)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی ،ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8431: میں آشفہ فرہانہ زوجہ مکرم شہناز احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: UAE، مستقل پتا: اوکیارڈ اپارٹمنٹ، B-73، جے نگر، بنگلور وصوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 سیٹ نیکلس مع کان کی بالیاں 174.60 گرام، 8 جوڑی کڑے 99.35 گرام، 12 انگوٹھیاں 60.63 گرام، 1 نیکلس 28.50 گرام، چین مع پنڈنٹ 16 گرام، پیر کی چین 1 جوڑی 24 گرام (کل وزن 403.08 گرام، بشمول حق مہر بصورت زیورات) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار AED 300 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ذوالفقار حسن الامۃ: آشفہ فرہانہ گواہ: کے۔کے۔ بدرالدین

مسل نمبر 8432: میں کے۔کے۔ بدرالدین ولد مکرم جی۔کویا حسن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 67 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: UAE، مستقل پتا: اوکیارڈ اپارٹمنٹ، جے نگر، بنگلور وصوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک فلیٹ بمقام جے نگر (بنگلورو) خاکسار کے بیٹے مکرم شاہد پرویز کے نام۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار AED 35000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ذوالفقار حسن العبد: کے۔کے۔ بدرالدین گواہ: شہناز احمد

مسل نمبر 8433: میں محمودہ بی زوجہ مکرم سی۔جی۔ ناظر احمد کویا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن ربوہ منزل ڈاکخانہ پنگاڑی صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7؍اگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 8 سینٹ زمین اور دو کمروں کا مکان بمقام پنگاڑی (ربوہ منزل) زیور طلائی: 2 کڑے 16 گرام، 1 نیکلس 16 گرام، 4 انگوٹھیاں 8 گرام، 1 چین 10 گرام (بصورت حق مہر)، 1 لاکٹ 2 گرام، 1 کان کی بالی 4 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اِی۔جی۔ شریف احمد الامۃ: محمودہ بی گواہ: سی۔جی۔ ناظر احمد کویا

مسل نمبر 8444: میں سرینہ بیگم بنت مکرم عبدالمقید شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن حلقہ چھوٹا ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22؍مئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 ٹاپس، 1 جوڑی بالی، 1 گلے کی چین (کل وزن 2 تولہ 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیم احمد الامۃ: سرینہ بیگم گواہ: دالم احمد

مسل نمبر 8445: میں شاہدہ بشریٰ بنت مکرم محمد یونس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ چھوٹا ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21؍مئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 پینڈنٹ 1 جوڑی ٹاپس، ایک انگوٹھی (کل وزن 1.5 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 1 جوڑی پائل۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد الامۃ: شاہدہ بشریٰ گواہ: محمد یونس

مسل نمبر 8446: میں محمد پاشا ولد مکرم محمد سلام صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن حلقہ دار الانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12؍اگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: محمد پاشا گواہ: عبدالرحیم

مسل نمبر 8447: میں عبد الرحیم کاٹھات ولد مکرم محمد حسین کاٹھات صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: حلقہ دار الانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: بیاور ضلع اجمیر صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8؍اگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: عبدالرحیم کاٹھات گواہ: راہل احمد صدیق

مسل نمبر 8448: میں شیخ عبدالہادی ولد مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: کیرنگ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29؍اگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید گلستان عارف العبد: شیخ عبدالہادی گواہ: اعجاز احمد

مسل نمبر 8449: میں ابوشہان منڈل ولد مکرم ابوبکر صدیق صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: بتھاری ضلع 24 پرگنہ نارتھ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29؍اگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عادل علی العبد: ابوشہان منڈل گواہ: عثمان احمد

مسل نمبر 8450: میں نعیم الدین احمد راوت ولد مکرم فہیم احمد راوت صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: پرسونی بھاٹا ضلع پرسہ، بیرگنج (نیپال)، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30؍اگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شریف احمد العبد: نعیم الدین احمد راوت گواہ: طارق محمود

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

پر وہی شخص فائز ہوسکتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہو اور آپ کا کامل پیرو ہو اور اس نے تمام کا تمام فیضان آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی روحانیت سے پایا ہو اور آپ کے نور سے منور ہوا ہو۔

آپ کے بعد اب کوئی شریعت نہیں آ سکتی اور نہ کوئی آپ کی کتاب اور آپ کے احکام کو منسوخ کر سکتا ہے اور نہ کوئی آپ کے پاک کلام کو بدل سکتا ہے اور کوئی بارش آپ کی موسلا دھار بارش کی مانند نہیں ہوسکتی اور جو قرآن کریم کی یعنی روحانی بارش اور جو قرآن کریم کی پیروی سے ذرہ بھر بھی دور ہوا وہ ایمان کے دائرے سے خارج ہو گیا اور اس وقت تک کوئی شخص ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتا جبتک وہ ان تمام باتوں کی پیروی نہ کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصایا میں سے کوئی چھوٹی سی وصیت بھی ترک کر دی تو وہ گمراہ ہو گیا اور جس نے اس امت میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ خیر البشر محمد مصطفیٰ کا ہی تربیت یافتہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے بغیر ہیچ محض ہے کوئی حیثیت نہیں اس کی اور یہ کہ قرآن کریم خاتم الشرائع ہے تو وہ ہلاک ہو گیا اور وہ کافروں اور فاجروں میں جا ملا اور جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی امت میں سے ہے اور یہ کہ جو کچھ اس نے پایا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے فیضان سے ہی پایا ہے اور یہ کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے باغ کا ایک پھل ہے اور آپ ہی کی موسلا دھار بارش کا ایک قطرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی روشنی کی ایک کرن ہے تو وہ ملعون ہے اور اس پر اور اس کے ساتھیوں پر اور اس کے اتباع اور مددگاروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آسمان کے نیچے محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہمارا کوئی نبی نہیں اور قرآن کریم کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور جس نے بھی اس کی مخالفت کی وہ اپنے آپ کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے گیا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے بیشمار جگہ کھول کھول کر ختم نبوت کی حقیقت اور اس کے مقام اور اس کے مقابل اپنے مقام اور حیثیت کا ذکر فرمایا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: احمدیوں پر یہ اعتراض کئے جاتے ہیں کہ یہ قوم کی خدمت نہیں کرتے یہ قوم کے وفادار نہیں ہیں لیکن میں پورے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج پاکستان میں احمدی ہی ہیں جو حب الوطن من الایمان۔ پر یقین رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں اپنا جان مال قربان کرنے والے ہیں اور کر رہے ہیں۔ سیاسی دوکانداری چمکانے کے لئے صرف تقریریں کرنے والے نہیں ہیں اور نہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق ہے۔ ہم مذہب کی خاطر جان دینے والے تو ہیں لیکن مذہب کے نام پر سیاست چمکانے والے اور مذہب کے نام پر خون کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو مانتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں اور آپ کی ناموس کی خاطر ہر قربانی دیتے ہیں اور دینے کے لئے تیار ہیں اور دے رہے ہیں اور انشاء اللہ دیتے رہیں گے۔ پاکستانی احمدی کا فرض ہے کہ یہ دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو جس کی خاطر احمدیوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں ابتدا سے لے کر اب تک قربانیاں دے رہے ہیں اسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سلامت رکھے اور ظالم جابر لیڈروں اور مفاد پرست علماء سے اسے بچائے اور دنیا کے آزاد اور باوقار ملکوں میں پاکستان کا بھی شمار ہونے لگے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ از صفحہ نمبر 2

لے آئے۔ یہاں Hon Ralph Goodale منسٹر آف پبلک اینڈ ایمرجنسی preparedness نے حضور انور سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات تین بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پرائم منسٹر کینیڈا Justin Trudeau کی ملاقات تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کی تیسری منزل پر کیبینیٹ روم میں تشریف لے گئے جہاں پرائم منسٹر نے حضور انور سے ملاقات کی۔ اس دلچسپ ملاقات کا کچھ حصہ ہم گزشتہ شمارے میں قارئین کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ بعد ازاں وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ساتھ والے کمرے میں لے آئے جہاں وزیر اعظم اور ان کے ساتھ چھ منسٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات قریباً نصف گھنٹہ جاری رہی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہل سے ہوٹل Fairmont Chatfau Laurier تشریف لے آئے۔ یہ ہوٹل پارلیمنٹ سے پانچ منٹ کی مسافت پر ہے۔ کچھ دیر بعد حضور انور دوبارہ پارلیمنٹ ہل تشریف لے گئے جہاں Sir John A Macdonald Hall میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہِل کیلئے روانہ ہوئے اور چھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور کی ''سر جان اے میکڈانلڈ ہال'' میں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور کی آمد سے قبل آج کی اس اہم تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

اس تقریب میں شامل ہونیوالے مہمانوں میں حکومت کینیڈا کے چھ منسٹرز، 57 نیشنل ممبران پارلیمنٹ، 11 ممالک کے امبیسڈرز کے علاوہ یو ایس اے ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری اور لیبیا کی ایمبیسی کے نمائندہ شامل ہوئے۔ صوبہ اونٹاریو کے ایک منسٹر بھی شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ 30 سے زائد اہم شخصیات شامل ہوئیں۔ یہ سبھی لوگ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جان میکڈانلڈ ہال میں سٹیج پر تشریف لے آئے جہاں سر محمد ظفر اللہ خان ایوارڈ دیئے جانے کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تاریخی خطاب فرمایا۔ تفصیلی رپورٹ 8 اور 15 دسمبر 2016 کے شماروں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ دلوں کو بدل رہا ہے۔ جماعت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان تائید و نصرت کی ہوا چل رہی ہے۔ اللہ کرے کہ اسلام احمدیت کے غلبہ کے دن قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں اور ہم اپنی آنکھوں سے یہ دیکھنے والے ہوں۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

SEELIN
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 19-October-2017 Issue No. 42

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہم پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین نہیں مانتے یہ نہایت گھٹیا اور گھناؤنا الزام ہے جو ہم پر لگایا جاتا ہے

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین مانتے ہیں اور اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ؍ اکتوبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ. وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب:41)

اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے جیسے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی بہانے سے احمدیوں کے خلاف سیاستدان بھی اور علماء بھی اپنا غبار نکالتے رہتے ہیں ان کے خیال میں یہ سب سے آسان طریقہ ہے قوم کو اپنے پیچھے چلانے اور اپنا ہم نوا بنانے کا اور شہرت حاصل کرنے کا۔ اور سب سے بڑا ہتھیار جو مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے استعمال ہوسکتا ہے وہ ختم نبوت کا ہتھیار ہے۔ پس جب بھی کسی سیاسی پارٹی کی ساکھ خراب ہو رہی ہو، جب بھی کسی سیاستدان کی پسندیدگی کا گراف گر رہا ہو یا معیار کم ہو رہا ہو جب بھی نام نہاد مذہبی تنظیمیں سیاسی شہرت حاصل کرنا چاہیں، دوسری تنظیم دوسری سیاسی پارٹی یا دوسرے سیاستدان کو نیچا دکھانا چاہیں تو احمدیوں کے ساتھ ان کے تعلق جوڑ کر یہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ کتنا بڑا ظلم ہونے لگا ہے کہ غیر ملکی طاقتوں کے زیر اثر یہ لوگ احمدیوں کو مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں جبکہ احمدی ان کے خیال میں ختم نبوت کے منکر ہیں۔ یہ نام نہاد اسلام کا درد رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دیں گے اور کبھی ایسا ظلم نہیں ہونے دیں گے۔ اپنے سیاسی ایجنڈے ہیں ہر ایک کے۔ ہر ایک کے اپنے ذاتی مفادات ہیں لیکن اس میں زبردستی احمدیوں کو گھسیٹا جاتا ہے کیونکہ یہ بڑا آسان معاملہ ہے۔ غیر حکومتی ارکان اسمبلی بھی اور حکومتی ارکان اسمبلی بھی بڑھ بڑھ کر احمدیوں کے خلاف بولتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ دنوں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ایک آئینی ترمیم کے الفاظ میں ردّ و بدل جو سیاسی پارٹی یا حکومتی پارٹی اپنے مفادات کے لئے کر رہی تھی اس کے سلسلہ میں یہی کچھ ہمیں دیکھنے میں آیا۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے نہ ہی ہم نے کسی غیر ملکی طاقت سے کبھی یہ کہا ہے کہ ہمیں پاکستانی اسمبلی کے آئین میں ترمیم کروا کر قانون اور آئین کی نظر میں مسلمان بنوایا جائے نہ ہی ہم نے کسی پاکستانی حکومت سے کبھی اس چیز کی بھیک مانگی ہے نہ ہی ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت سے مسلمان کہلانے کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے، کسی سند کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، کیونکہ مسلمان ہیں ہم، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے مسلمان کیا ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے ہیں۔ ہم تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ ہم پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ نہایت گھٹیا اور گھناؤنا الزام ہے جو ہم پر لگایا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کئی عرب جب حقیقت جان کر بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوتے ہیں تو وہ یہی بتاتے ہیں کہ جب ہم اپنے علماء سے پوچھتے ہیں کہ جماعت کے بارے میں کیا رائے ہے ان کی تو وہ اسی قسم کی باتیں ہمیں بتاتے ہیں کہ احمدی قرآن کریم کو نہیں مانتے۔ انہوں نے اپنا ایک علیحدہ قرآن بنایا ہوا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے بلکہ مرزا صاحب کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ان کا حج مختلف ہے یہ حج نہیں کرتے۔ ان کا قبلہ اور ہے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھتے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم تحقیق کرتے ہیں تو ان نام نہاد علماء کا پول کھل جاتا ہے اور یہی غیر احمدی مولوی اپنے جھوٹ کی وجہ سے بہتوں کے احمدیت کے قبول کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ پس یہ مولوی بھی جھوٹ بول کے ہماری تبلیغ بھی ایک لحاظ سے کر رہے ہیں۔

یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو نہ مانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کریں جبکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کی کتاب کہتے ہیں اور سب خیر کا چشمہ اسے سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا ایک الہام ہے قرآن کریم کے بارہ میں کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ۔ کہ تمام بھلائی قرآن کریم میں ہے۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ میرے الہامات کو عزت دو۔ آپ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں ان کی کوئی علیحدہ اور مستقل حیثیت نہیں ہے۔ جو بھی بھلائیاں ہم نے تلاش کرنی ہیں، جو بھی ہدایت ہم نے تلاش کرنی ہے، معاشرے کے کسی معاملے کے بارے میں ہم نے ہدایت لینی ہے تو وہ قرآن کریم سے ہی ہم لیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے الہامات ان کی وضاحت اور تشریح بھی کرتے ہیں اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارے میں بے شمار تحریرات ہیں اور اس کے علاوہ یہ الہام بھی ہے جس میں خاتم النبیین کا لفظ بھی آتا ہے الہام یہ ہے: صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ کہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور یہ الہام مختلف وقتوں میں دو تین بار ہوا ہے۔ پھر یہ بھی الہام ہے کہ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پھر آپ اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ میں لکھتے ہیں کہ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ ومخاطبہ نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں اور آپ کے الہامات بھی قرآن کریم کے تابع اور اس کی وضاحتیں ہیں۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو نعوذ باللہ قرآن کریم سے افضل سمجھتے تو ہم جو آجکل خرچ کر کے مالی قربانیاں کر کے دنیا میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر رہے ہیں ان کے بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی اشاعت کرتے۔ اس وقت تک 75 زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں اور کچھ زبانوں میں ابھی ترجمہ ہو رہا ہے۔ 111 زبانوں میں منتخب قرآنی آیات کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ بڑی بڑی اسلامی حکومتیں بتائیں اور بڑی پیسے والی جو مذہبی تنظیمیں ہیں وہ تو ذرا بتائیں کہ انہوں نے کتنی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ختم نبوت کی حقیقت کا وہ فہم اور ادراک عطا فرمایا ہے جس کے قریب بھی یہ لوگ جو ختم نبوت کا علم اٹھانے کے دعویدار ہیں نہیں پہنچ سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے مگر ہم بصیرت تام سے جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔

پھر ختم نبوت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المؤمنین، خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں اور آپ پر نبوت ختم ہوگئی تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے تھے جو پہلی شریعتوں میں تھے وہ قرآن شریف پر آ کر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔ پس یہ ہے وہ حقیقت جس سے ہمارے مخالف لاعلم ہیں اور لوگ جو علماء کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں وہ انہیں اپنی گرفت سے باہر نکلنے ہی نہیں دینا چاہتے کہ اگر یہ حقیقت ان کے پیچھے چلنے والوں کو پتا چل جائے تو پھر انہوں نے مذہب کو جو کاروبار بنایا ہوا ہے وہ کاروبار ان کا نہیں چل سکے گا۔

حضور انور نے فرمایا: آج جماعت احمدیہ اپنی تمام تر طاقتوں اور وسائل کے ساتھ توحید اور آنحضرتؐ کے نبوت کے مقام کو دنیا کے ہر قصبہ اور گاؤں اور گلی میں پھیلا رہی ہے۔ پس ہم ہیں جو صحیح ادراک رکھنے والے ہیں ختم نبوت کا اور آپ پر اتری ہوئی شریعت کا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے دوسرے مذاہب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں کھول کر بتایا اور نہ صرف آپ کا مقام بتایا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ پہلے تمام انبیاء کی تعلیم اس قدر تبدیل ہو چکی ہے کہ ان نبیوں کے مقام اور سچائی کا پتا نہیں چل سکتا کہ وہ سچے بھی تھے یا نہیں۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مقام ہے جو پہلے انبیاء کی حقیقت اور سچائی بتائی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ہم مسلمان ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان مجید پر ایمان لاتے ہیں اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے نبی اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ آپ بہترین دین لے کر آئے اور اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جس کی تربیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے ہوئی ہو۔ اور جس شخص نے قرآن کریم میں کوئی اضافہ کیا یا کوئی حصہ کم کیا تو وہ شیطان فاجر ہے اور ختم نبوت سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کے سب رسولوں اور نبیوں سے افضل ہیں تمام کمالات نبوت ختم ہو گئے ہیں اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے مقام

باقی خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad